خواتین کے لیے درسِ قرآن ڈاٹ کام کا آن لائن رسالہ

شمارہ نمبر 23

Darsequran.com/haya

ای میگزین

پیامِ حیاء

ذراسی بات

روضہ رسول ﷺ کی حفاظت کا واقعہ

پرورش کا حق

بچوں کے نفسیاتی مسائل

جلد کی حفاظت کریں

مفید اور حیرت انگیز

کلاسک کافی

اکابر کی رحلتِ فاجعہ

فہرست

القرآن، الحدیث (3)
نعت (4)
حرفِ اوّل۔ مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب (6)
ہدایت کے سنگ میل (8)
کہانی: پرورش کا حق (10)
کہانی: ذراسی بات (14)
مفید اور حیرت انگیز (16)
سیرت کوئز۔ آمنہ سعید (18)
کہانی: آبیل مجھے مار۔ ام وردہ (19)
اصلی شہد کی پہچان (22)
کہانی: کانٹوں کے بیچ (24)
مونگ پھلی کے فوائد (26)
سنہری باتیں (27)
روضۂ رسول ﷺ کی حفاظت کا حیرت انگیز واقعہ (28)
بچوں کے نفسیاتی مسائل (33)
جلد کی حفاظت۔ آپی فائزہ بشیر (83)
کلاسک کافی۔ فاطمۃ الزاھراء (81)
اہم لنکس (82)

پیامِ حیاء ٹیم:
مدیرِ اعلیٰ: مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب
مدیرہ: آمنہ خورشید
معاونات: عائشہ فاروق، امّ عفاف، فائزہ بشیر،
آمنہ سعید، فاطمہ سعید، سیما رضوان، ہادیہ زریں

Published at:
www.darsequran.com
Editorial Adress:
haya.online@yahoo.com

القرآن

”جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ان کو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ تو زندہ ہیں اپنے پروردگار کے مقرب ہیں کھاتے پیتے ہیں وہ خوش ہیں اس چیز سے جو ان کو اللہ تعالی نے اپنے فضل سے عطاء فرمائی اور جو لوگ ان کے پاس نہیں پہنچے ان سے پیچھے رہ گئے ہیں ان کی بھی اس حالت پر وہ خوش ہوتے ہیں کہ ان پر بھی کسی طرح کا خوف واقع ہونے والا نہیں اور نہ وہ مغموم ہوں گے وہ خوش ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس بات سے کہ اللہ تعالی ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں فرماتے۔“ (سورہ آل عمران۔169۔171)

الحدیث

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔”شہداء جنت کے دروازے پر دریا کے کنارے ایک محل میں رہتے ہیں اور ان کے لیے صبح شام جنت سے رزق لایا جاتا ہے۔“ (مسند احمد)

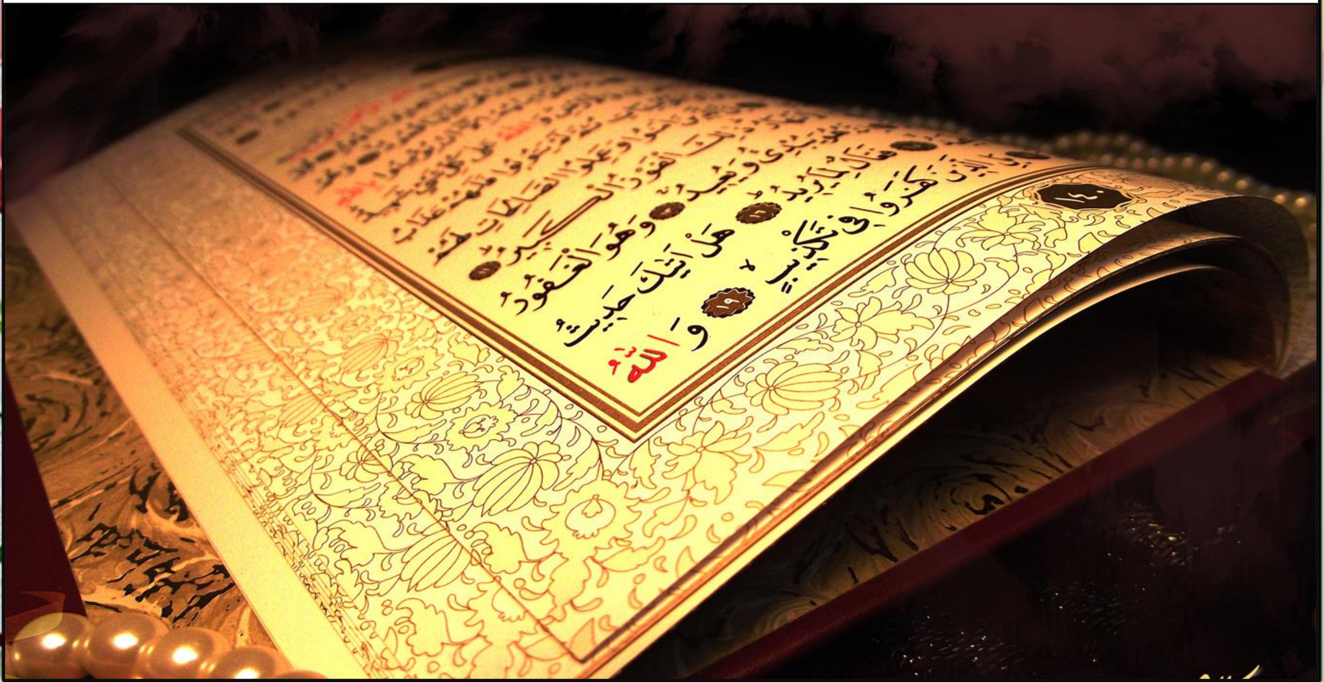

محمد عبدالحمید صدیقی نظرؔ لکھنوی

ہر مضطر کو روضے پر پہنچ کر ہی قرار آیا

سجا کر سر پہ وہ تاجِ نبوت زرنگار آیا
رسولِ ہاشمی آیا نرالا تاجدار آیا
وہ ختمِ مرتبت عالی نسب فرخ تبار آیا
وہ بزمِ نازِ حسنِ لم یزل کا راز دار آیا
خدا کی صنعتِ تخلیق کا وہ شاہکار آیا
امام الانبیاء، ختم الرسل سا تاجدار آیا
بہاروں کے لئے مژدہ کہ وہ جانِ بہار آیا
ہوا شاداب گلشن ہر شجر پر برگ و بار آیا
درِ نایاب کا خواہاں ہر اک دیوانہ وار آیا
علومِ معرفت کا بحر نا پیدا کنار آیا
قرارِ جان و دل بن کر وہ سب کا غمگسار آیا
بفضلِ ایزدی شیرازہ بندِ کاروبار آیا
وہ ساقی میکدہ بردوش جب عالی وقار آیا

تو لے کر ساغرِ دل دوڑتا ہر مے گسار آیا
تہی دامن کوئی پلٹا نہ کوئی شرمسار آیا
ہر اک دریوزہ گر اس آستاں سے کامگار آیا
وہ راہِ عشق کا سالک وہ حسنِ خلق کا مالک
تعلق بندہ و مولا کا کرنے استوار آیا
وہ مزّمل وہ مدّثر قیام اللیل کا خوگر
حبیبِ کردگار آیا زہے شب زندہ دار آیا
کرشمہ حسنِ سیرت کا کہ جادو حسنِ صورت کا
ملا جو ایک بار ان سے وہ ملنے بار بار آیا
ابو بکرؓ و عمرؓ فاروق و عثمانؓ غنی، حیدرؓ
خوشا اس حسن کے پہلو میں عشقِ چار یار آیا
نظرؔ بیتاب دل رہتا ہے کیوں، راہِ مدینہ لے
کہ ہر مضطر کو روضے پر پہنچ کر ہی قرار آیا

پیامِ حیاء کے لیے تحریر کیسے بھیجیں؟

1۔ان پیج فائل / مائیکروسافٹ ورڈ بھیجیں۔
2۔ایک صاف کاغذپر خوشخط تحریر لکھیں اور اس کی واضح فوٹو لے کر بھیجیں۔

پیامِ حیا کی تحریر کہاں بھیجیں:
1 ۔اس ای میل ایڈریس پر بھیجیں۔
haya.online@yahoo.com
2۔ہمارے فیس بک پیج پر میسج بھیجیں۔
https://www.facebook.com/payamehaya
3۔اس فارم کے ذریعے بھجیں۔ Opinion Form

کسی بھی موضوع پر کہانی یا مضمون بھیجا سکتا ہے۔ مستقل سلسلے جیسے ہدایت کے سنگِ میل، نعت، پکوان، ٹیکنالوجی، سنہری باتیں، معلوماتِ عامہ، صحت اور بیوٹی ٹپس کے لیے بھی تحریریں بھیج سکتے ہیں۔ اپنا اور شہر کا نام ضرور واضح کریں۔ ای میل کا جواب ایک سے دو دن میں دیا جاتا ہے۔

مولانا محمد اسماعیل ریحان

حرفِ اوّل

اکابر کی رحلتِ فاجعہ

دنیا دارِ فانی ہے، ہر کوئی جانے کے لیے آیا ہے، یہاں کسی کو قرار نہیں، ایک آتا ہے اور ایک جاتا ہے، لاکھوں انسان روزانہ رخصت ہوتے ہیں مگر ایسا کوئی کوئی ہوتا ہے جس کے جانے کا غم بھی لاکھوں کروڑوں کو محسوس ہو۔ یہ سعادت انہی کو نصیب ہوتی ہے جنھوں نے اپنی زندگی دوسروں کی بھلائی کے لیے وقف کی ہوتی ہے۔ ایسی خوش نصیب ہستیوں کا جانا ان کے لیے تو یوم عید مگر ہم جیسے پس ماندگان کے لیے یوم حسرت وفغاں ہوتا ہے۔ اس وقت حال یہ ہے کہ اہل اللہ کی جماعت رختِ سفر باندھ کر یکے بعد دیگرے کوچ کر رہی ہے۔

اتوار ۱۵ جنوری ۲۰۱۷ء کو وفاق المدارس کے صدر، شیوخ الحدیث کے استاذ گرامی، جامعہ فاروقیہ کے بانی، شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دنیا سے چلے گئے۔ ان کی رحلت سے مجھ جیسے طالب علم سے لے کر بڑے بڑے جید علماء بھی یتیم ہوگئے۔ آنکھیں اشک بار ہیں اور دل غمزدہ۔ مگر حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب کی مرقد کی مٹی ابھی تر تھی کہ دودن بعد اچانک حضرت مولانا شیخ عبدالحفیظ مکی بھی، جنوبی افریقہ کے سفر کے دوران دنیا سے رحلت فرما گئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون

یہ حضرات اکابر اب ہم سے بہت دور جاچکے ہیں۔ اتنی دور کہ اب اربوں میل ناپ کر بھی ان کی ایک جھلک دیکھنا ممکن نہیں۔ ایسالگ رہاتھا کہ شاید ساری دنیا شہر خموشاں بن گئی ہے۔

ایک شمع تھی دلیلِ سحر سو خموش ہے

ان بزرگوں کے کمالات میں کیا کہوں، خاک نشینوں کو آسمان کے تاروں کی کیا خبر۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمہ اللہ گزشتہ دو عشروں سے برصغیر میں دارالعلوم دیوبند کے نمائندہ علماء کی صفِ اوّل کے گنے چنے اکابر میں سے ایک تھے۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی کے شاگرد تھے۔ بڑے بڑے سفید ریش علماء ان کی جوتیاں اٹھانا سعادت تصور کرتے تھے۔ شیخ عبدالحفیظ مکی صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ کے سلسلۂ سلوک واحسان کے خلیفہ مجاز اور ایسے عظیم قائد تھے جن کی مثال اس قحط الرجال کے دور میں بہت کم ہوگی۔ نہایت وجیہہ، باوقار اور مرعوب کن شخصیت کے حامل تھے۔ ان میں ایک

عجیب کشش تھی جو ہر کسی کو گرویدہ بنالیتی تھی۔ آواز میں قوت اور بیان میں ایک زور تھا۔ جب وعظ فرماتے تو دنیا مبہوت ہوجاتی۔ وقت گزرنے کا پتاہی نہیں چلتا تھا۔

وہ ایک مایہ ناز عالم ، ایک عظیم مربی و شیخ طریقت، مبلغِ اسلام، مصلح ومرشد اور ان سب کمالات کے ساتھ تحریکِ ختم نبوت کے بے باک مجاہد اور قافلہ سالار تھے۔ انہوں نے تبلیغ اور سلسلہ احسان وسلوک کی آبیاری کے لیے دنیا بھر کے متعدد ممالک کے دورے کیے۔

اپنے شیخ کی کتب کو بہترین معیار پر طبع کرایا، ان کی بعض اردو کتب کو عربی کے قالب میں بھی ڈھالا۔ عالم عرب میں تصوف سے متعلق غلط فہمیوں کے ازالے کی بھرپور کوشش کی۔ فتنہ قادیانیت کا دنیا کے آخری کونے تک تعاقب بھی ان کی ایسی خدمات میں سے ہے جنہیں ساری دنیا میں سراہا گیا۔ ختم نبوت انٹرنیشنل کا قیام اسی لیے عمل میں آیا اور حضرت اس کی تاسیس سے لے کر تادم زیست سربراہ رہے۔ اس سلسلے میں پوری دنیا کے اسفار فرمائے اور ہر جگہ اس فتنے کی بیخ کنی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ خانقاہی سلسلے کو رواج دینے میں عمر بھر کوشش فرماتے رہے۔ ان کی جدوجہد ،توجہ اور سوز باطن سے پاک وہند اور یورپ وامریکا تک متعدد خانقاہیں آباد ہوئیں اوراصلاحِ باطن کی فکر عام ہوئی۔

یہ وہ عشاق ہیں جو دنیا سے حقیقی چیز کما کر لے جارہے ہیں اورانہی جیسوں کی رخصتی پر اقبال مرحوم کو کہنا پڑا ۔

آئے عشاق گئے وعدۂ فردا دے کر
اب انہیں ڈھونڈ چراغِ رخِ زیبا لے کر

ان بزرگوں کی رحلت سے مجھ جیسے طالب علم سے لے کر بڑے بڑے جید علماء بھی یتیم ہوگئے۔

آنکھیں اشک بار ہیں اوردل غمزدہ۔ مگر ساتھ ہی اللہ کی رضا پر راضی ہیں۔ جانے والے بزرگوں نے عمر بھر اسی کی رضا کی جستجو کی۔ ان کی زندگی بھی ہمارے لیے ایک پیغام ہے اوران کا جانا بھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بزرگوں کی روشن زندگیوں سے سبق لے کر ہر قدم میں ان کے اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

ہدایت کے سنگِ میل

ام محمد۔ کراچی

”عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت کرو“

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بڑا مرتبہ ہے۔ جب آپ رضی اللہ عنہا پر منافقوں نے بہتان باندھا تو اس وقت اللہ جل شانہ' نے برأت کے لیے قرآنِ کریم کی سترہ آیتیں اتار دیں۔ جو قرآن مجید کا حصہ ہیں اور ان شاءاللہ ہمیشہ آپ کی عظمت و بزرگی اور عزت و عصمت کا اظہار کرتی رہیں گی۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کی اجازت سے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت جبریلِ امین علیہ السلام نے آپ کی شبیہ لائی اور عرض کیا کہ: ”یارسول اللہ! یہ آپ کی دنیا و آخرت میں بیوی ہوں گی۔“ اور تین مرتبہ خواب میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دکھائی گئی تھیں۔ چناں چہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا: ”اے عائشہ! تم مجھے تین مرتبہ خواب میں دکھائی گئی تھیں کہ جبریل امین تمہاری تصویر ریشم کے ایک کپڑے میں لپیٹ کر لائے اور مجھ سے کہا یہ تمہاری بیوی ہے، مَیں وہ کپڑا کھول کر دیکھتا اور کہتا کہ یہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گی۔“

ان باتوں کے علاوہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تیمم کا حکم نازل فرما کر امت کے لیے آسانی پیدا فرمائی۔ کی جائے گی، ان شاءاللہ۔

ان روایتوں سے بارگاہِ خداوندی میں اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مقام و مرتبہ سمجھ میں آتا ہے، آپ رضی اللہ عنہا کو ایسا رتبۂ بلند جو حاصل ہوا وہ سب نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دل و جان سے اطاعت و فرماں برداری کی وجہ سے تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہونے کے سبب سے جو خدمت گزاری کی وہ امت مسلمہ کی عورتوں کے لیے مشعلِ راہ ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امتی ہونے کی حیثیت سے جو اطاعت کی وہ پوری امت کے لیے ایک سبق ہے۔

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ساری امت کی مقدس ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا جو مقام و مرتبہ اور عظمت و عزت تھی وہ کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ احادیث اور سیرت کی کتابوں میں ایسی سیکڑوں روایتیں موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجۂ محترمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت و الفت فرمایا کرتے تھے۔ بل کہ خود صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حبیبہ اور محبوبہ ہونے کی گواہی دی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ”نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسی ”ثرید“ کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔“(بخاری و مسلم و ترمذی شریف)___(”ثرید“سالن یا شوربے وغیرہ میں روٹی کے ٹکڑے ڈال کر تیار کیے جانے والے کھانے کو کہتے ہیں جو محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب غذاؤں میں سے ایک ہے، جس کے بارے میں اطبا کا خیال ہے کہ ایسا کھانا صحت کو برقرار رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ عرض کیا کہ: ”یارسول اللہ! آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ کون پسند ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:” عائشہ (رضی اللہ عنہا)۔(بخاری و ترمذی شریف)

ایک موقع پر نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:” مجھے عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے بارے میں تکلیف نہ پہنچاؤ۔ بے شک مجھ پر عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے بستر کے علاوہ کسی کے بستر میں وحی نہیں نازل ہوئی۔“ (بخاری و مسلم و ترمذی شریف)

اسی طرح ایک مرتبہ اپنی پیاری بیٹی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا:”اے میری پیاری بیٹی! کیا تم اس سے محبت نہیں کروگی جس سے مَیں محبت کرتا ہوں؟“ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:”کیوں نہیں؟“ (یعنی مَیں بھی اس سے ضرور محبت کروں گی جس سے آپ کو محبت ہے)___تو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:” سو عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے محبت کرو۔“(بخاری و مسلم و نسائی شریف)

ان احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بڑی قدر و منزلت تھی اور آپ اُن سے بے پناہ محبت و الفت فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عظمت و رفعت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اخیر وقت میں مسواک چبا کر دینے والی ہماری مقدس ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی ہیں۔

حتیٰ کہ اس دنیا سے ظاہری طور پر رخصت ہوتے ہوئے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک سر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تھا اور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے ہی میں ہوئی۔

پرورش کا حق

ام محمد سلمان

گھر میں داخل ہوتے ہی شاہدہ بیگم کا پارہ ہائی ہو گیا۔

"زینب، زینب ادھر آؤ۔"

زینب بھاگتی ہوئی کچن سے آئی۔ "جی اماں کیا ہوا۔۔۔؟"

"میں نے ہزار دفعہ منع کیا ہے تمہیں، سعد کو موبائل مت دیا کرو۔"

"اماں! پھر آخر میں کیا کروں۔ روتا ہے تنگ کرتا ہے کام نہیں کرنے دیتا۔ کیا اسی کو لے کر بیٹھی رہوں؟ آپ تو صبح صبح چلی گئیں اپنی پرانی سہیلی سے ملنے۔ مجھے گھر کے سارے کام کرنے تھے اور سعد اتنا تنگ کر رہا تھا تو میں نے موبائل پر کارٹون لگا کر دے دیے۔"

"اے بس کرو بہو! دیکھے تمہارے کام۔ جب تک بچہ سو رہا ہوتا ہے تو خود ٹی وی، واٹس اپ اور فیس بک پر لگی رہتی ہو اور جب یہ اٹھ کر رونے لگتا ہے تو تمہیں گھر کے کام یاد آجاتے ہیں۔ میں پوچھتی ہوں، تمہاری پڑھائی لکھائی کا کچھ فائدہ بھی ہے جب تمہیں اتنا ہی نہیں پتہ کہ بچوں کے لئے کس قدر نقصان دہ ہیں یہ سب چیزیں۔" اماں کے پاس تو پوری چارج شیٹ تیار تھی۔

"اماں آپ کو بس موقع چاہیے مجھے باتیں سنانے کا اور کچھ نہیں بس۔ ساری دنیا کے بچے اب موبائل، کمپیوٹر اور ٹیبلٹ سے ہی کھیلتے ہیں۔" زینب تڑخ کر بولی۔

"ہاں ہاں ساری دنیا کنوئیں میں جا گرے تو تم بھی چھلانگ لگا دو گی؟ ارے ہم نے بھی تو سات بچے پیدا کیے، موئے نہ اس وقت موبائل تھے، نہ یہ ٹی وی کا بھونپو چوبیس گھنٹے بجتا تھا۔ جب بچے سوئے ہوئے ہوتے، ضروری کام اسی وقت نمٹا لیتے تھے جلدی جلدی۔ ورنہ بچے ساتھ ساتھ ہی لگے رہتے تھے ہمارے تو۔ سبزی بنا رہی ہوتی تو ساتھ دو چار پتے اور ڈنٹھل وغیرہ دھو کر یمنیٰ اور حمنہ کو بھی پکڑا دیتی تھی، وہ انہیں سے کھیلتی رہتیں تھیں۔ روٹی پکاتے وقت تنگ کرتیں تو ذرا سا آٹے کا پیڑہ پلیٹ میں رکھ کر ان کو بھی دے دیتی تھی۔ وہ تمہاری دونوں بڑی نندیں یونہی کھیل کھیل میں روٹی پکانا سیکھ گئی تھیں۔ محسن جب زیادہ ہی تنگ کرتا تو ایک چمچہ اور پلیٹ اس کو دے دیا کرتی تھی۔ وہ اسی کو بجا بجا کر کھیلتا رہتا

تھا۔ جھاڑو دیتے ہوئے ایک چھوٹی جھاڑو اس کو بھی پکڑا دیا کرتی تھی۔ اگر ایسے خوشی خوشی محسن جھاڑو لگایا کرتا تھا، میں محبت سے اس کا ماتھا چوم لیا کرتی اور وہ اور جوش و خروش سے جھاڑو لگاتا۔ تمہاری طرح مار پیٹ کر نہیں پالے ہم نے بچے۔ بڑی محبت اور خلوص سے پالے ہیں۔"

"اماں تو کیا میں محبت نہیں کرتی بچوں سے اور کیا میں مخلص نہیں بچوں کے ساتھ؟" زینب سچ مچ تڑپ اٹھی۔

"تم بچوں کے ساتھ مخلص ہوتیں تو یہ کرتب دکھاتیں۔ سولہ جماعتیں پڑھ کے بھی تمہیں بچے پالنے نہ آئے؟

"اماں حد کرتی ہیں آپ!" زینب روہانسی ہو گئی۔

لیکن اماں آج بہت ناراض تھیں۔ وہ بولتی گئیں۔ "ارے چولہے میں ڈالو ایسی پڑھائی، جو انسان کو اپنا بھلا برا بھی نہ سکھا سکے۔ کیا تم نہیں جانتیں کہ یہ سب چیزیں کتنی نقصان دہ ہیں معصوم بچوں کے لئے؟ آج ان سب چیزوں نے مل کر بچوں کو اپاہج بنا دیا ہے، ہلتے ہی نہیں ہیں موبائل اور کمپیوٹر کے سامنے سے، نہ دو گھڑی ماں باپ کے پاس بیٹھنے کا وقت ہے نہ کچھ دین دنیا کا خیال۔ اور ماؤں کو ذرا پروا نہیں۔ بچے کس سمت میں جا رہے ہیں۔ ایک ہمارا زمانہ تھا میٹرک پاس کرتے ہی بابا نے شادی کر دی اور ہم ڈھونڈ ڈھونڈ کے ایسی کتابیں پڑھا کرتے جس سے دین اور دنیا دونوں سنور جائیں۔ میاں بھی راضی رہیں اور سسرال والے بھی خوش اور بچوں کی بھی بہتر پرورش کر سکیں۔ اور ایک یہ آجکل کی مائیں ہیں، انہیں اپنے ہی چونچلوں سے فرصت نہیں ملتی۔ کبھی شاپنگ، کبھی درزی کی دکان کے چکر، کبھی پارلر کی حاضری، کبھی ٹی وی کے آگے بیٹھی ہیں تو کبھی موبائل میں سر دیے رکھا ہے۔ ان ماؤں کے پاس فرصت کہاں ہے بچوں کی تربیت کرنے کی۔"

ابھی ساس بہو کی بحث جاری تھی کہ سعد پھر موبائل اٹھا کر امامہ کے جھولے کے پاس آ کھڑا ہوا۔ امامہ بھی نیند سے جاگ چکی تھی اور سعد کے ہاتھ میں چمکتے موبائل کو دیکھ دیکھ کر ہمک رہی تھی۔ ہاتھ پیر چلا رہی تھی کہ بس کسی طرح یہ چیز اسے مل جائے۔ سعد موبائل کو کبھی اس کے قریب کرتا اور کبھی دور کر لیتا۔ زینب نے ساس کی توجہ اس طرف دلائی۔ "یہ دیکھیں اماں، چھ سات ماہ کی بچی بھی اس کی شیدائی ہے۔ اب کیا کروں میں؟ کیسے بچاؤں انہیں؟" وہ تھک کر اماں کے پاس ہی آ بیٹھی۔

شاہدہ بیگم نے ایک نظر زینب کے چہرے کی طرف دیکھا جس پہ تھکن اور فکر کے آثار تھے۔ نگاہیں اپنی معصوم بچی پر جمی ہوئی تھیں، جو ٹکٹکی باندھ کر موبائل کی اسکرین کو دیکھ رہی تھی اور خوب جوش میں ہاتھ پیر چلا رہی تھی۔ ایک لمحے کو ترس سا آیا شاہدہ بیگم کو۔ بہو صبح سے کاموں میں لگی ہے اور اب میں نے بھی اتنی باتیں سنا دیں۔ بھلا ایسے میں نصیحت کیا اثر کرے گی؟ شاہدہ بیگم دل ہی دل میں سوچنے لگیں۔ زینب کھانا لگانے کا پوچھنے لگی، انہوں نے منع کر دیا کہ پہلے میں ظہر کی نماز پڑھ لوں، پھر بعد میں کھانا کھاؤں گی۔ کھانے سے فارغ ہو کر زینب، ساس کی دوا لیے انکے کمرے میں ہی آ گئی۔

”اماں دوا کھا لیجئے۔“ شاہدہ بیگم کو سچ مچ زینب پر پیار آگیا۔ کچھ بھی ہے میری خدمت بہت کرتی ہے ۔ کھانا، کپڑے، دوا ہر چیز وقت پر تیار رکھتی ہے، بس نہ جانے بچوں کی طرف سے اتنی لاپروائی کیوں کرتی ہے؟

انہوں نے زینب کو اپنے پاس ہی بٹھا لیا۔”بہو، کچھ دیر میرے پاس بیٹھو تم سے بات کرنی ہے۔“

”جی اماں کہیے۔“

”بیٹا تمہیں احساس نہیں ہوتا بچوں کا ہر وقت موبائل سے لگے رہنا کتنا غلط ہے؟“

”احساس ہوتا ہے اماں، کیوں نہیں ہوتا؟ زینب بڑے دکھ سے بولی۔“ مگر چاروں طرف یہی سب کچھ چل رہا ہے تو بس میں بھی... ہر کسی کے بچے اب انہی چیزوں سے کھیلتے ہیں اماں۔“

”یہی تو ہمارا مسئلہ ہے زینب، ہم لوگ اندھا دھند زمانے کے ساتھ بھاگتے ہیں نفع نقصان کی پرواہ کیے بغیر۔ ان چیزوں نے ہمارے معاشرے کو تباہ کر دیا ہے۔ تمہارے بچے ابھی بہت چھوٹے ہیں تم انہیں اس تباہی سے بچا سکتی ہو۔“

”مگر کیسے اماں؟“

”دیکھو بیٹا سب سے پہلے تو تم اس بات کو محسوس کرو کہ یہ بچے تمہارے ہاتھ میں کھلونا نہیں ہیں۔ یہ اللہ کی دی ہوئی امانت ہیں، جس کی پوچھ ہوگی تم سے۔ تم نے وہ حدیث نہیں سنی ۔ تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ کل قیامت کے دن تم نے اللہ کو جواب دینا ہے کہ بچوں کی پرورش کا کیا حق ادا کیا؟ کیا دین اسلام کے مطابق ان کی پرورش کی یا چھوڑ دیا شتر بے مہار کی طرح؟ صرف اچھا کھلانا پلانا، پہنانا، اسکول بھیج دینا اور سیر و تفریح کروا دینا ہی تو بچوں کی ضرورت نہیں ہے ۔ انکو اچھے آداب سکھانا، بری باتوں سے بچانا اور صحیح اسلامی خطوط پر انکی تربیت کرنا بھی والدین کی ذمہ داری ہے۔ پہلے ذرا تم اپنی خبر لو نماز کبھی پڑھتی ہو کبھی نہیں پڑھتی، تلاوت کیے ہوئے تمہیں کتنے کتنے دن گزر جاتے ہیں۔ ٹی وی کا ہر ڈرامہ دیکھنا تمہارے لئے ضروری ہے، جب تم خود ہی اللہ کی نافرمانی کرو گی تو بچے کیسے تمہارے فرمانبردار بنیں گے بھلا؟ کیسے بچاؤ گی تم انہیں زمانے کی تلخیوں سے؟ فتنہ، فساد اور بے حیائی کی جو آگ سوشل میڈیا کے ذریعے چاروں طرف لگی ہے، کیسے بچاؤ گی تم اس سے ان معصوم پھولوں کو اگر تم نے انہیں اپنے دین کے ساتھ نہ جوڑا تو یہ تباہ ہو جائیں گے زینب۔“

”بچے ماں باپ کو جیسا کرتے دیکھتے ہیں، ویسا ہی خود کرتے ہیں۔ تم باقاعدگی سے نماز پنجگانہ پڑھا کرو، قرآن مجید کی روزانہ تلاوت کیا کرو، گناہوں سے بچا کرو اور بچوں کے لئے خوب نیکی اور ہدایت کی دعا مانگا کرو۔ تمہیں پتہ ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی بچپن میں آنکھیں خراب ہو گئیں اور وہ اندھے ہو گئے۔ ہر طرف سے ڈاکٹروں نے جواب دیدیا کہ اب انکی آنکھیں ٹھیک نہیں ہو سکتیں۔ تو انکی والدہ کو اس قدر صدمہ ہوا اور انھوں نے تہجد میں ایسے گڑگڑا کر اور

یقین سے دعا مانگی کہ صبح انکا بیٹا اٹھا تو بینائی واپس آچکی تھی۔ ایک وہ مائیں تھیں کہ اندھوں کو آنکھیں دلوا دیا کرتی تھیں اور ایک آج کی مائیں ہیں۔ اچھے بھلے بچوں کو ٹیوی، موبائل اور کمپیوٹر کی اسکرین کے سامنے بٹھا بٹھا کر خود اپنے بچوں کو اندھا کرنے کا سامان کر رہی ہیں۔ اگر تم چاہو تو ابھی بھی سب کچھ ٹھیک ہو سکتا ہے زینب۔"

"مگر کیسے اماں؟ کیا میرے نماز پڑھنے سے یہ موبائل سے کھیلنا چھوڑ دینگے؟"

"ہاں زینب، جب تم اپنے رب کی فرمانبرداری کرو گی، گناہوں سے بچو گی تو یہ بچے بھی تمہاری بات مانیں گے۔ تم انہیں روکو گی تو یہ ضرور رک جائیں گے۔ اس کے علاوہ بھی تم دوسری تدابیر اختیار کرو۔ دیکھو امامہ ابھی بہت چھوٹی ہے اس کے قریب تو تم بالکل بھی موبائل لے کر نہ بیٹھا کرو۔ اس کے لئے تو بس اتنا ہی کرنا کافی ہے۔ اور سعد پر تمہیں تھوڑی محنت کرنی پڑے گی۔ تم اس کی توجہ دوسری طرف دلاؤ۔ موبائل کو تم خود کم سے کم استعمال کرو۔ بچوں کی خاطر تمہیں یہ قربانی دینی ہوگی۔ فالتو ویڈیوز اور گیمز وغیرہ ڈیلیٹ کر دو، جب اسے اپنی پسند کی چیزیں اس میں نہیں ملیں گی تو خود ہی دلچسپی کم ہوتی جائے گی۔ اور سعد کے لئے کچھ ایسے کھلونے لے آؤ جس سے اس میں کچھ کر دکھانے کا جذبہ پیدا ہو، بلاکس خرید دو تاکہ وہ مختلف عمارتیں بناتا رہے، بیٹ بال سے کھلایا کرو، واٹر کلر لا دو اور چھوٹے چھوٹے پتھر دھو کر دیدو اسے کہ ان پر کلر کیا کرے، اور پھر اس پر اس کو خوب شاباش دو۔ محسن سے کہو شام کو تھوڑی دیر کے لئے قریبی پارک میں لے جایا کرے سعد کو۔ بچوں کے ساتھ کھیلے گا، توجہ بٹ جائے گی۔ گھر کے کاموں کے دوران بھی اسے اپنے ساتھ ساتھ رکھا کرو، چھوٹا موٹا کام اس کو بھی دیدیا کرو۔ اس کے علاوہ بچوں کو اپنے پاس لیکر بیٹھا کرو اچھی اچھی دین کی باتیں اور سبق آموز قصے سنایا کرو۔ بچے کا ذہن صاف سلیٹ کی مانند ہوتا ہے، اس پر جو بھی لکھو گے وہ اسی کو پڑھے گا، اسی کے مطابق چلے گا۔

زینب بہت گہری سوچ میں تھی۔

"ہاں مشکلیں بھی جھیلنا سیکھو، انہی آسانیوں کی خاطر تو مائیں آج بڑے آرام سے بچوں کو موبائل اور کمپیوٹر اسکرین کا عادی بنا دیتی ہیں اور خود مزے سے اپنے کاموں میں لگی رہتی ہیں، یا اپنے دلچسپ مشاغل میں۔ بھلا بتاؤ تو سہی کون ہے جو چھوٹے بچوں کے ہاتھ میں موبائل پکڑا پکڑا کر خوش ہوتے ہیں، یہ انکے ماں باپ ہی ہوتے ہیں۔ شروع سے ہی ان چیزوں سے بچوں کو دور رکھا جائے تو کیوں ایسی نوبت آئے بھلا اگر دینا ہی ہے تو بچوں کو سمجھا دو بس تھوڑی سی دیر کے لئے ملے گا، کیونکہ یہ آپکی نہیں، امی ابو کے کام کی چیز ہے۔"

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں اماں! میں اب ان شاء اللہ بھرپور توجہ دونگی اپنے بچوں کو، یہی تو میری دنیا کی رونق اور آخرت کا سرمایہ ہیں، میں انہیں کسی صورت ضائع نہیں ہونے دونگی، چاہے مجھے کتنی ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔"

ذرا سی بات

حیاء مسکان

"زری بیٹا! آپ بوا جی کی بات کیوں نہیں سن رہیں؟"

شائلہ بیگم کافی متفکر نظر آ رہی تھیں۔ زری کی بدتمیزی اور ضدیں بڑھتی جا رہی تھیں۔ یہ سب انکی سمجھ سے بالاتر تھا۔

"مما آپ کو میرے بارے میں کچھ نہیں معلوم نہ ہی آپ کے پاس اتنا وقت ہے۔ بس مجھے نہیں پسند۔ اس سے آگے کچھ نہیں سننا۔" زری نروٹھے پن کے ساتھ بولی۔

"بوا جی! ابھی کہ ابھی ایک گلاس دودھ اور میری پسند کا آملیٹ، ٹوسٹ کے ساتھ میرے روم میں لائیں۔ اب میں وہیں ناشتہ کروں گی۔ سارا موڈ آف کر دیا۔" اس کے ساتھ ہی وہ کرسی دھکیل کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

دھڑام! دھڑام!! دو تین پلیٹیں زمین بوس ہو چکی تھیں۔ وہ تیز قدموں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

یہ منظر دیکھ کر شائلہ بیگم کا تو بی پی ہائی ہونے لگا۔

کافی دیر وہ یونہی گم سم بیٹھی رہیں۔ اچانک زبیر صاحب کے پکارنے سے چونکیں اور ہوں ہاں کر کے پھر خاموش ہو گئیں۔ زبیر صاحب کچھ دیر پہلے ہی ڈائننگ روم میں آئے تھے۔

"بیگم سب خیریت ہے؟"

شائلہ بیگم پھوٹ پھوٹ کے رو دیں۔ کچھ دیر دل ہلکا کرنے کے بعد وہ رندھی ہوئی آواز سے سب کچھ بتاتی گئیں۔

زبیر صاحب نے انھیں چپ کرانے کی کوشش نہیں کی۔ وہ چاہ رہے تھے کہ ان کا دل ہلکا ہو جائے۔ وہ دونوں بازو باندھے پورے انہماک سے اپنی بیگم کی تمام باتیں سن رہے تھے۔ انکے چہرے پہ اک رنگ آتا اور اک جاتا گیا۔ تمام تفصیل سننے کے بعد وہ بس ٹھنڈی آہ بھر کے رہ گئے۔

"بیگم اتنا سب ہوتا رہا اور آپ نے مجھے کچھ بتانا بھی ضروری نہ سمجھا۔ بتایا بھی تو جب پانی سر سے اوپر ہو گیا۔"

شائلہ بیگم آنسو پونچھتے ہوئے بولیں۔

"کیا بتاتی؟ آپ بزنس میٹنگز میں ہی اتنے مصروف تھے۔ کل ہی تو آپ سنگاپور سے آئے ہیں۔ پھر میں نے خود ہر طریقہ آزما کے دیکھ لیا مگر زری پہ کوئی اثر نہیں ہوا۔ کوئی بھی جو زری کو دیکھتا ہے یقین ہی نہیں کر سکتا کہ یہ وہ ہی پرانی والی زری ہے۔ ابھی آٹھویں جماعت میں ہے تو اسکا دماغ آسمانوں پہ پہنچ گیا ہے۔ بڑی ہو گی تو پتہ نہیں کیا حال کرے گی؟ اماں جان کی ڈیتھ کے بعد سے پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے اسے۔ اک بات نہیں سنتی میری کوئی کہنا نہیں مانتی۔ منہ زور اتنی ہو گئی ہے کہ بڑوں چھوٹوں کا لحاظ ادب سب بھول چکی۔ میرا تو بی پی ہائی ہو رہا ہے۔ آخر کیا کروں اس کا!"

زبیر صاحب خاموشی سے بیگم کی باتیں بھی سن رہے تھے۔

"بیگم اسکا اب اک ہی حل ہے۔ زونیر کی طرح اس سے بھی بورڈنگ بھیج دو۔ چند ماہ وہاں گزارے گی تو خود بخود ٹھیک

ہونے لگے گی۔"زبیر صاحب نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے مشورہ دیا۔

شائلہ بیگم بھی چاہتی تو یہی تھیں مگر اماں جان یعنی اپنی ساس مرحومہ سے کیا ہوا وعدہ آڑے آ گیا۔

"ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ یاد ہے آپکو اماں جان سے کیا ہوا وعدہ کہ چاہے جو بھی ہو جائے میں زری کو زونیر کی طرح کبھی بورڈنگ نہیں بھیجوں گی۔"

زبیر صاحب ناشتہ مکمل کر چکے تھے نیپکن سے منہ اور ہاتھ صاف کئے اور آفس جانے کیلئے کھڑے ہو گئے۔

"پھر بیگم اسکو اسکے حال پہ چھوڑ دو۔ خاموشی اختیار کرو۔ وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

شائلہ بیگم ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئیں۔

****

زرین جسے سب پیار سے زری کہتے تھے، نے جب سے ہوش سنبھالا تھا، خود کو دادی جان کی بانہوں میں پایا تھا۔ وہ ہر وقت زری کے ساتھ مصروف رہتیں۔ جیسے اس میں ان کی جان بستی ہو۔ زونیر بھی ان سے لگا رہتا۔ دونوں کی پرورش جیسے انہوں نے ایک فرض سمجھ لی تھی۔

زری کی ماما اک نامور غیر سرکاری اسکول کی پرنسپل تھیں پھر انکا سوشل سرکل کافی وسیع تھا۔ آئے روز وہ سوشل کام میں اس قدر مصروف ہو جاتی تھیں کہ بچوں کیلئے وقت نہ نکال پاتیں۔ انھوں نے بوا جی کو رکھ لیا تھا جو بچوں کے تمام امور دیکھتی تھیں مگر اماں جان اس کے سخت خلاف تھیں۔ بوا جی سے بس وہ صفائی دھلائی والے کام ہی کرواتیں۔

بچوں کے سب کام وہ خود کرتی تھیں۔ تبھی تو بچے ان سے اس قدر مانوس ہو چکے تھے کہ ذرا بھی ان سے دوری برداشت نہ کر پاتے۔

زبیر صاحب اک معروف بزنس مین اور بہت کامیاب شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی بھی سرگرمیاں اتنی زیادہ تھیں کہ زیادہ تر وقت ان کا بیرون ملک میں ہی گزرتا اور وہ بچوں کو مہینوں دیکھ نہ پاتے۔ ایسے میں اماں جان ہی وہ واحد نرم اور شفیق ہستی ثابت ہوئیں جنھوں نے بچوں سے مثالی محبت کی۔ انھیں ماں باپ کی محبت کی محرومی کا احساس نہ ہونے دیا۔ زریں اور زونیر بھی ان پہ جان چھڑکتے تھے۔

(جاری ہے)

ٹیکنالوجی

مفید اور حیرت انگیز

ماریہ غازی

تصویر سے روشنی کی چمک ہٹانے والا سافٹ ویئر:

اگر آپ اپنی کھڑکی کے شیشے سے باہر موجود کسی چیز کی تصویر لیتے ہیں تو اس بات کا بہت امکان ہے کہ اس تصویر میں شیشے کی وجہ سے مختلف عکس اور روشنی کی چمک بھی نظر آرہی ہو جبکہ جس چیز کی تصویر آپ بنانا چاہتے تھے وہ واضح ہی نہیں ہو۔ تاہم اب امریکی ماہرین نے اس کا علاج بھی تلاش کر لیا ہے۔ بوسٹن میں واقع ایم آئی ٹی یا میساچیوسٹس انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے ماہرین نے ایک ایسا سافٹ ویئر تیار کیا ہے جو اس طرح کی گلیئر اور ریفلیکشن کو ختم کر دیتا ہے۔

یہ سافٹ ویئر ڈیجیٹل کیمرے سے لی گئی تصویر میں شیشے کی چمک یا گلیئر کو پہچان سکتا ہے اور اسے ختم کر سکتا ہے۔ ابتدائی ٹیسٹوں میں اس سافٹ ویئر نے 197 ایسی مختلف تصاویر میں سے 96 میں سے یہ گلیئر ختم کر دی۔ ماہرین کے مطابق وہ دن دور نہیں جب یہ پیشرفت اسٹینڈرڈ فوٹو ایڈیٹنگ سافٹ ویئر کا حصہ بن جائے گی۔

دو منٹ چارج کریں اور دو گھنٹے اسمارٹ فون استعمال کریں:

چین کی ایک اسمارٹ فون تیار کرنے والی کمپنی اوپو Oppo نے اسمارٹ فونز کی بیٹری کو تیزی سے چارج کرنے والی ٹیکنیک تیار کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کمپنی کا کہنا ہے کہ اگر آپ محض پانچ منٹ اپنے فون کی بیٹری چارج کرتے ہیں تو یہ دو گھنٹے تک فون استعمال کرنے کے لیے کافی ہو گی۔ اوپو کے نائب سربراہ سکی لی Ski Li کے مطابق، ”اس سے ہمیں دنیا بھر میں سبقت مل گئی ہے۔“

اس چارجر کو VOOC کا نام دیا گیا جو اس کمپنی کے تیار کردہ نئے فونز R7 اور R7 پلس میں دستیاب ہو گا تاہم اسے بعد میں اس کمپنی کے تمام سیٹوں میں فراہم کیا جائے گا۔

ایس ایس ڈی ڈرائیو لگایئے، لیپ ٹاپ کی اسپیڈ بڑھایئے:

زیادہ تر لیپ ٹاپس میں ایک منی پی سی آئی ای کنکشن ساکٹ موجود ہوتی ہے۔ یہ ساکٹ کبھی کبھار ایک اور وائرلیس کنکشن کے لیے

استعمال ہوتی ہے تاہم عام طور پر یہ خالی ہی رہتی ہے۔ مگر کمپیوٹر ماہرین کے مطابق اس میں آپ mSATA فارمٹ کی مِنی سالڈ اسٹیٹ ڈرائیو mSSD لگا سکتے ہیں۔

اس SSD ڈرائیو کو آپریٹنگ سسٹم اور پروگرامز کو محفوظ کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے جس سے آپ کے لیپ ٹاپ کی مرکزی ہارڈ ڈسک پر بڑی جگہ فارغ ہو جائے گی۔ تاہم ایک بات یاد رکھنے کی ہے کہ اگر آپ آپریٹنگ سسٹم اس SSD ڈرائیو پر رکھنا چاہ رہے ہیں تو پھر پہلے آپ اپنے کمپیوٹر کی BIOS میں جا کر اس ایس ایس ڈی ڈرائیو کو مرکزی یا مین ڈرائیو کے طور پر منتخب کر لیں۔

مائیکروسافٹ ورڈ میں اردو شاعری کیسے لکھیں:

مائیکروسافٹ ورڈ میں اردو شاعری لکھنے کے لیے سب سے پہلے آپ کے پاس اردو فونٹ اور اردو کی بورڈ انسٹال ہونا چاہیے۔ اگر یہ آپ کے پاس انسٹال نہیں ہیں تو اوپر دیے گئے لنک پر جائیں اور وہاں سے اردو کی بورڈ اور تمام موجود فونٹس یا کم از کم "علوی نستعلیق" کو انسٹال کر لیں۔ اب آپ کا کمپیوٹر مائیکروسافٹ ورڈ میں شاعری کی کمپوزیشن کے لیے بالکل تیار ہے بس مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرتے جائیں۔

۱۔ مائیکروسافٹ ورڈ (2007 سے 2013 تک) اوپن کریں اور (آلٹ + شفٹ پریس کر کے) کی بورڈ کو انگلش سے اردو میں تبدیل کر لیں۔

۲۔ اوپر ٹولز میں بنے ہوئے ایرو سے ٹیکسٹ ڈائیرکشن کو "رائیٹ ٹو لیفٹ" سلیکٹ کر لیں جو کہ اردو لکھنے کی درست سمت ہے۔

۳۔ فونٹ کو "علوی نستعلیق" پر، فونٹ سائز کو "۱۶" پر اور ٹیکسٹ جسٹیفیکیشن کو "جیسٹیفائی" پر سیٹ کر لیں۔

۴۔ پیج سیٹ اپ اوپن کریں اور لیفٹ اور رائیٹ مارجنز دونوں طرف ۲،۲ یا ڈھائی ڈھائی انچ چھوڑ دیں۔

۵۔ اب آپ شعر کی پہلی لائن لکھیں اور آخر میں اینٹر پریس کرنے کی بجائے "شفٹ + اینٹر" پریس کریں۔ اس سے آپ کا ٹیکسٹ دونوں طرف سے برابر ہو جائے گا۔

۶۔ اب دوسری لائین لکھیں اور اسی طرح سے "شفٹ + اینٹر" پریس کریں اور اسی طرح لکھتے جائیں۔

سیرت کوئز

آمنہ سعید

اپنے جوابات اس ای میل پر روانہ کریں:

haya.online@yahoo.com

آخری تاریخ 20 مارچ ہے۔

جوابات بھیجنے والی تمام خواتین کے نام

اگلے شمارے میں اسی صفحہ پر شائع کیے جائیں گے۔ انشاء اللہ!

1. حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے تو اس وقت کس سورۃ کی تلاوت فرما رہے تھے ؟
2. فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پر آپ کے پیچھے کون بیٹھے تھے ؟
3. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی مرتبہ ہجرت حبشہ کا حکم نبوت کے کتنے عرصے بعد دیا تھا؟
4. حضرت ابو العاص رضی اللہ تعالی عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کس صاحبزادی کے شوہر تھے ؟
5. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ آخری سفر کہاں کا کیا تھا؟

پچھلے کوئز کے جوابات:

1۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ، 2۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب، حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا، حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما، 3۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ،

4۔ حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ، 5۔ مسجد بنو سلمہ (مسجد ذو قبلتین، نماز ظہر)

صحیح جوابات بھیجنے والی خواتین کے نام:

بنت صدیق۔ کبیر والہ، ام محمد سعد۔ یو کے، شازیہ عبد القدیر۔ کراچی، اخت عبد اللہ۔ کراچی، عائشہ صدیقہ۔ لاہور، زوجہ ثناء اللہ،

آ بیل مجھے مار!

ام وردہ
قسط نمبر 7

”جی کون ؟“

”میں ہوں سمیعہ خاور! بھکر سے۔ آپ نے میری کہانی ’اٹوٹ رشتے‘ کا نام ناقابل اشاعت میں لگایا ہے۔ وجہ؟“ اس نے یکدم حملہ کیا، ہم نے بمشکل اپنی حواس کو مجتمع کیا اور کہا:

”سمیعہ صاحبہ! ہر وقت یہ یاد نہیں رکھا جاسکتا کہ کون سی کہانی کس وجہ سے ناقابلِ اشاعت قرار دی گئی تھی، بس معیار میں کوئی کمی ضرور ہو گی۔“

”میں وہی جاننا چاہتی ہوں۔ کیا کمی تھی میری تحریر میں۔“ وہ پیچھا چھوڑنے والی نہیں تھی۔

”بھئی سینکڑوں تحریریں ہوتی ہیں، کیسے یاد رہ سکتا ہے“

”یہ اچھا بہانہ ہے کہ یاد نہیں رہ سکتا، میں کہتی ہوں آپ کو کس احمق نے بنایا ہے ایڈیٹر، جسے کچھ یاد ہی نہیں رہتا۔“

”بی بی ہمارا دماغ کوئی کمپیوٹر نہیں جو اتنے ریکارڈ یاد رکھے۔“

”اپنے دماغ کا علاج کرائیں۔ اس کے بعد ایڈیٹری کریں۔“ انہوں نے غصے سے کہا اور ہم نے مزید طعنے سننے سے بچنے کے لیے فون بند کر دیا۔

کچھ دیر پانی وغیرہ پی کر خود کو نارمل کیا، اس کے بعد پھر نظموں کی طرف متوجہ ہوئے اور اگلی نظم دیکھ کر اچھل پڑے ، یہ ہماری سہیلی ماہ رخ کی تھی جو اسکول ٹیچر ہے۔ اس نے

کب سے کھڑی ہوں دیکھتی
اک باغ کا نظارہ
پھول ہیں کہ بچے
قطار اندر قطار کھڑے ہیں
اور درختوں کی شاخیں
کسی قلم کی مانند ابھری ہیں
کاش یہ کسی استانی کا
کبھی بھی ڈنڈا نہ بنیں
کبھی نہیں، ہرگز نہ بنیں

پتا نہیں کیوں یہ نظم کچھ گزارے کے قابل لگی۔ اوکے کر دی۔۔۔ ورنہ۔۔۔ ورنہ ماہ رخ ناراض ہو جاتی ناں۔

آخری نظم اٹھائی، لکھا تھا

براؤن نیل پالش، سرخ لپ اسٹک، امپورٹڈ غازہ
وہ بھینا بھینا ابٹن، سرخ سرخ مہندی، وہ کالا کالا سرمہ

ہم نے جلدی سے باقی اشعار نظر انداز کر کے نیچے نام پتا دیکھا، لکھا تھا۔ میڈم نگہت، شاہزادی بیوٹی پارلر، شارع فیصل کراچی

ہم نے جلدی سے اس کا بھی وہی حشر کیا جو کرنا چاہیے تھا۔

نظموں کا پلندا ختم ہو چکا تھا۔ ہم فارغ بیٹھے ماہ رخ کی اس واحد نظم کو گھور رہے تھے جو صرف دوستی کے ناطے "اوکے" ہو کے ہمارے سامنے رہ گئی تھی۔

اب ہم نے سر گھما کر ٹائم دیکھا تو اچھل ہی پڑے، پونے تین بج رہے تھے۔ نسرین اور ثنا دونوں کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔ ان دونوں سمیت بجلی بھی غائب تھی، نامعلوم کب سے۔ اسی وجہ سے اذان کی آواز بھی نہیں سنائی دی تھی اور ہمارا جسم بھی پسینے سے شرابور ہو رہا تھا۔ ہم چکراتے ہوئے اپنے کمرے میں گئے اور بستر پر گر گئے۔ سر بھاری ہو رہا تھا، شاید بخار چڑھنے لگا تھا۔

آج اتوار تھا، کام کا آخری دن۔ شام تک شمارہ دفتر پہنچانا تھا۔ اب تک ہم ایک نظم، دو کہانیاں، ایک چوری کیا ہوا اداریہ اور تین منتخب شدہ دینی مضامین ہی کمپوز کرا پائے تھے۔ یہ کل دس صفحوں کا مواد تھا جس کی تصحیح ثنا کر رہی تھی بہر کیف ابھی ہمیں چار کہانیاں مزید درکار تھیں۔

"ثنا! آج فون کی سم آن مت کرنا ورنہ جو کام ہو سکتا ہے ہم وہ بھی نہیں کر پائیں گے" ہم نے آج پہلی ہدایت یہی دی تھی۔

"کل میاں جی نے آنا ہے اور ہمارا خوب مذاق اڑانا ہے۔ مذاق ہی کیا بہت غصہ بھی کریں گے۔ ہائے اماں ہماری تو کٹ جائے گی ناک" ہم بحالتِ بخار دل ہی دل میں رونے لگے۔

"ثنا!" ہم نے کچھ دیر بعد بہت ہی نحیف سی آواز نکالی۔

"جی باجی"

"ڈاک میں فرحانہ رباب، ہمشیر نیک محمد، عرشہ شاہد، رفعت رعدی وغیرہ کی کہانیاں آئی تھیں۔"

"جی باجی"

"پھر کیا کیا ان کا؟"

"جیسے آپ نے کہا تھا، ناقابل اشاعت کی فہرست میں درج کیا اور ردی میں ڈال دیا۔"

"اوہ! کیا اب وہ تحریریں مل سکتی ہیں؟"

"نہیں"

"کک کیوں" ہماری سانس اٹکنے لگی۔

"کیونکہ ردّی کی ٹوکری کئی بار مقدس اوراق والے ڈرم میں خالی ہو چکی ہے۔۔۔ اور۔۔۔"

"اور کیا۔۔۔"

"کل حجازی ٹرسٹ والے ڈرم خالی کر کے اوراق لے گئے تھے۔"

"احمق! بے وقوف! تم نے۔۔۔ تم نے انہیں روکا کیوں نہیں۔" ہم غصے سے چلّائے۔

"میں کیوں روکتی! آپ نے کب کہا تھا کہ ڈرم خالی نہیں کروانا ہے۔" اس نے بھنا کر جواب دیا۔

"تت تم۔۔۔ تمہارے اندر عقل نام کی کوئی چیز نہیں۔ اب کہاں سے لاؤں میں تحریریں۔ جاؤ، اسی وقت کہیں سے وہ تحریریں لے کر آؤ"

"معاف کیجیے گا! میں نہیں لا سکتی۔" اس نے ترکی بترکی جواب دیا۔

"نہیں لاسکتیں۔۔۔" ہم غصے کے مارے اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہماری مٹھیاں بھینچی ہوئی تھیں گویا اسے مارنے کو تیار ہیں۔

"جی ہاں اور میں آپ کے ساتھ کام بھی نہیں کر سکتی، کیونکہ آپ کا رویہ نارمل حد سے تجاوز کر چکا ہے۔" یہ کہہ کر اس نے اپنا پرس اٹھایا، چادر اوڑھی اور باہر نکل گئی۔ ہم بے جان سے ہو کر کرسی پر گر گئے۔

"ارے دنیا والو! کہیں سے کوئی کہانی مل سکتی ہے۔ کوئی اچھی سی کہانی۔ ہم اضافی معاوضہ بھی دینے کو تیار ہیں۔" خاصی دیر کی خاموشی کے بعد ہم مایوسی کے عالم میں منمنائے۔

"میں دے سکتی ہوں باجی آپ کو اچھی اچھی کہانیاں۔" نسرین جو ہماری بغل میں کمپیوٹر پر گیم کھیلنے میں مصروف تھی، بول اٹھی۔

"کہانیاں، کک کہاں سے؟" ہم بے یقینی سے بولے۔

"وہ ناں میں نے فارغ وقت میں اپنی سب کہانیاں کمپوز کر لی ہیں، آپ کہیں تو پرنٹ نکال دوں۔" نسرین کی مسکان چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔

"ہاں۔۔۔ مم مگر پہلے صرف ایک کہانی کا پرنٹ دو۔ اس شمارے میں تو تمہاری ایک ہی کہانی لگ سکے گی ناں۔"

"مگر آپ کو تو چار درکار ہیں ناں۔"

"ہاں مگر۔۔۔"

"اگر مگر کیا۔ آپ میری چاروں کہانیاں لگا دیں۔ ایک نسرین کے نام سے، ایک بنت جاوید کے نام سے اور ایک اخت ارشد کے نام سے اور ایک۔۔۔ ایک اُمّ عکاشہ کے نام سے۔" آخری نام اس نے کچھ سوچ کر طے کیا۔

"اچھا چلو پرنٹ نکال کر دو، دیکھوں تم نے کیا لکھا ہے؟"

"باجی سچ بہت اچھا لکھتی ہوں۔ رضیہ فصیح احمد اور بانو قدسیہ کا انداز اپنانے کی کوشش کرتی ہوں۔ یہ لیجیے پرنٹ آرہا ہے۔" وہ گنگنائی۔ مگر عین اسی وقت۔۔۔ بجلی غائب ہو گئی اور اس کا خوشی سے سرخ گلاب ہونے والا چہرہ گوبھی کی مانند سوج گیا۔ (جاری ہے)

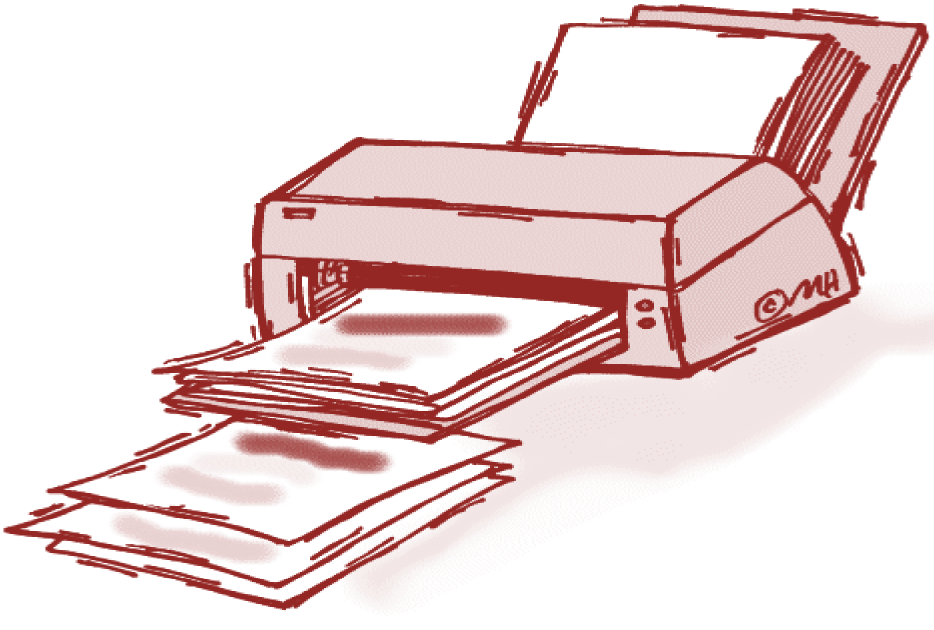

اصلی شہد کی پہچان

ہادیہ زریں

آج کل مارکیٹ اور بازاروں میں جعلی اور دو نمبر شہد کی فروخت دھڑلے سے جاری ہے، کیوں کہ ہمارے لوگوں کی اکثریت شہد کے اصلی یا نقلی ہونے کی پہچان ہی نہیں رکھتی، تو یہاں ہم آپ کو خالص شہد کی پہچان کے چند طریقے بتائے دیتے ہیں۔

سب سے پہلے شہد کی بوتل پر لگے لیبل کو چیک کریں، جس پر اجزائے ترکیبی درج ہوں۔ شہد بنانے والی کمپنی کی طرف سے ایمانداری کے ساتھ اجزائے ترکیبی کا اندراج قانونی اور اخلاقی طور پر لازم ہے۔ ان اجزاء میں اگر additives یعنی ایسے مادے جو تیل میں اس لئے ملائے جاتے ہیں کہ اس میں کوئی غیر معمولی خصوصیت پیدا ہو جائے، نہ ہو تو بے فکر ہو کر یہ شہد خرید لیں۔

آج کل عموماً مارکیٹس میں جو شہد کھلے عام مل رہا وہ مصنوعی ہے. اسے گڑ اور چینی اور گھی سے بنایا جاتا

اصلی شہد کی پہچان کے لیے ایک گلاس پانی لیں اس میں ایک چمچ شہد ڈالیں اگر شہد مکس نا ہو تو اسے بے دھڑک استعمال کر لیں کیونکہ یہ خالص ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک ماچس کی تیلی جلائیں اور اس پر شہد کا ایک قطرہ ٹپکائیں اگر آگ جلتی رہی تو یہ خالص ہے اگر بجھ گئی تو یہ مصنوعی ہے۔

تیسرا اور آسان طریقہ یہ ہے کہ شہد کو ایک کپڑے یا کاغذ پر ٹپکائیں اگر جذب ہو جائے تو یہ شہد نقلی ہے اور اگر جذب نہ ہو تو اصلی۔

قدرتی شہد نقلی شہد کی بہ نسبت زیادہ پتلا اور دھندلا ہوتا ہے اور پولن کے ذرات شہد کی سطح پر نظر آتے ہیں

شہد کی اپنی الگ خوشبو ہوتی ہے جو پھولوں کی بھینی بھینی مہک سے مہک رہا ہوتا ہے، جب کہ شیرے اور گلوکوز سے تیار شدہ شہد سونگھنے پر صاف پتہ چل جاتا ہے کہ یہ شیرہ ہے۔

اب آخر میں ہم آپ کو شہد محفوظ کرنے کا طریقہ بتاتے ہیں:۔

شہد کو محفوظ کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اسے صاف ستھرے شیشے کے جار میں محفوظ کیا جائے کیونکہ اگر شہد نمی جذب کر لے تو اس کے خراب ہونے کا خدشہ پیدا ہو جاتا ہے،اس لئے اسے جار میں بند کر کے رکھیں۔واضح رہے کہ مصر میں ہزاروں سال قبل محفوظ کیا گیا شہد اسی لئے تروتازہ رہا تھا کہ اسے صاف ستھرے مرتبانوں میں اچھی طرح بند کر کے محفوظ کیا گیا تھا۔

اگر ہم اصلی اور نقلی شہد میں اپنی عقلی ذہانت کو استعمال کرتے ہوئے فرق کو پہچان جائیں تو ہمیں شہد جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے شفاء رکھی ہے اس سے مستفید ہونا آسان ہو۔

کانٹوں کے بیچ

(آخری قسط)

اہلیہ محمد عبداللہ خان

آج چاند رات تھی۔ پورا رمضان عائشہ کا دعائیں مانگتا گزرا تھا۔ اس نے ایسی غلطی کی سزا پائی تھی جس اس نے کی ہی نہیں تھی۔ بھائی اور بھابی کا رویہ بہت اچھا تھا لیکن کب تک؟ الفت خاتون اس کے اداس چہرے کو دیکھ کر متفکر ہوتی رہتیں۔

آج بھی وہ دوپہر کے کھانے کے بعد عبداللہ کو سلانے کے لیے لیٹی تھی۔ اچانک بیرونی دروازے کی بیل بجی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے سنا الفت خاتون کسی کو اندر لا رہی تھیں۔ خوشی ان کی آواز سے چھلک رہی تھی۔

کون آیا ہے؟

عائشہ حیرانی سے سوچتی ہوئی دوپٹہ ٹھیک کرتی ہوئی باہر آ گئی۔

”اظہر آیا ہے تمھیں لینے۔“ الفت خاتون نے بتایا تو وہ بت بنی کھڑی رہ گئی۔ یکدم آنکھوں میں آنسو آنے لگے تو وہ دوبارہ کمرے میں چلی گئی۔ کیوں آئے ہیں اب! آنٹی مان گئیں کیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ہو نہ ہو اب میری یاد آئی ہے۔

وہ دل ہی دل شکوہ کناں بھی تھی اور خوش بھی۔

”عائشہ!“ اظہر کی آواز آئی۔ ”مجھے معاف کر دو۔“ وہ اس کے پیچھے کھڑا تھا۔

نازیہ یونیورسٹی جا چکی تھی۔ اظہر اور محمود صاحب عائشہ کو لینے گئے ہوئے تھے۔ زرینہ بیگم نے اس دن پہلی بار سوچا۔ عائشہ کے بغیر واقعی ان کا گھر ادھورا تھا۔ سب سے بڑی بات ان کے اکلوتے بیٹے کی زندگی اور خوشیاں ادھوری تھیں۔ وہ کتنی ظالم ماں ثابت ہوئی تھیں کہ انہوں نے اپنے ہی بیٹے سے چہرے کی مسکراہٹ چھین لی تھی۔

نہیں میں اب ایسا نہیں ہونے دوں گی۔ شرعی پردہ تو اللہ کا حکم ہے۔ میں کون ہوتی تھی روکنے والی۔ اللہ مجھے معاف

کرے۔اس بچی نے کتنا صبر کیا۔میں اب اس کی تکلیفوں کا ازالہ کروں گی۔

وہ بیڈ سے ٹیک لگائے خود سے کہتی چلی گئیں۔پھر کچھ سوچ کر انہوں نے ساتھ والی امتل خالہ اور ان کے گھر آئی ہوئی ملازمہ کو بھی بلا لیا۔

دروازہ کھلا اور عائشہ سب سے پہلے اندر داخل ہوئی۔پھر اس کے پیچھے محمود صاحب تھے پھر اظہر جو کن اکھیوں سے ماں تاثرات دیکھ رہا تھا۔جس طرح زرینہ بیگم نے عائشہ کو گلے لگایا اور پیار کیا وہ سب کے لیے حیرت انگیز بات تھی۔پھر عبداللہ کو والہانہ پیار۔۔جہاں محمود صاحب کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا وہیں اظہر کے ساتھ ساتھ عائشہ بھی بے یقین سی تھی۔سب کمرے صاف ستھرے اور چمکے ہوئے تھے حتیٰ کہ کچن سے بھی چکن پلاؤ کی خوشبو آرہی تھی۔

کھانے کے بعد عائشہ برتن اٹھانے لگی تو زرینہ بیگم نے منع کر دیا اور نازیہ کو اشارہ کیا۔پھر وہ کہنے لگیں۔

"دیکھو بہو!آج سے تم اس گھر کی بہو نہیں بیٹی ہو۔یہ رہیں سودے والی الماری کی چابیاں اور یہ رہی اظہر کی تنخواہ۔بس تم جانو گھر کا خرچہ کیسے چلانا ہے۔مانو میں تو تھک ہی گئی ہوں۔اور ہاں مجھے معاف کر دینا۔بس ساس بن کر بھول ہی گئی تھی کہ بہو بھی کسی کی بیٹی ہوتی ہے۔" آخری جملے انہوں نے گلوگیر آواز میں کہے اور عائشہ اٹھ کر ان کے گلے لگ گئی۔

آخر کار زرینہ بیگم کو سمجھ آگیا تھا کہ کانٹوں کے بیج بو کر پھولوں کی تمنا رکھنا بے کار ہے

سیما رضوان

مونگ پھلی کے فوائد

خشک میوہ جات میں مونگ پھلی ہر دلعزیز میوہ ہے۔ مونگ پھلی میں ایسے antioxidants جو غذائیت کے اعتبار سے سیب اور چقندر سے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ مونگ پھلی طبی نقطہ نظر سے بھی بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس میں پایا جانے والا وٹامن 'ای' کینسر جیسے موذی مرض سے لڑنے کی بھر پور صلاحیت رکھتا ہے۔ تحقیق کے مطابق مونگ پھلی ذیا بطیس کے امراض میں بہت مفید ہے۔

ڈاکٹر حضرات کے مطابق مونگ پھلی جسم میں انسولین کی سطح برقرار رکھتا ہے۔ مونگ پھلی میں موجود تیل آپ کا وزن بڑھنے نہیں دیتا چاہے آپ کتنی ہی کھا جائیں باڈی بلڈنگ کرنے والوں کے لیے نہایت مفید ہے کیونکہ اس میں موجود قدرتی فولاد خون کے نئے خلیے بناتے ہیں۔

مونگ پھلی کھانے سے دل کے امراض سے بچاؤ بھی ممکن ہے اور یہ خون میں بڑھتے ہوئے کولیسٹرول کو بھی کم کرتی ہے۔

دل کے مریضوں میں بھی مونگ پھلی کا استعمال بہت مفید ہے۔

مونگ پھلی کے بیجوں میں بہت غذائیت ہوتی ہے۔ مونگ پھلی کا تیل روغن زیتون کا عمدہ نعم البدل ہے۔

مونگ پھلی کو ڈبل روٹی، کیک، بٹر، چاکلیٹ میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

مونگ پھلی کو غریبوں کا بادام کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں وٹامن 'ای'، 'ڈی' اور 'بی' اور کیلشیم بھرپور مقدار میں پایا جاتا ہے۔

Darsequran.com

سنہری باتیں

زارا خان

* جس پر نصیحت اثر نہ کرے وہ جان لے کہ اس کا دل ایمان سے خالی ہے۔

* جو شخص میرے عیب مجھے بتاتا ہے، وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

* گناہ کسی نہ کسی صورت دل کو بے چین رکھتا ہے۔

* مصیبت میں گھبرانا کمال درجے کی مصیبت ہے۔

* برا نہ ہونا بھی نیکی ہے۔

* جس بات کا علم ہو وہ ہی بیان کرو، جس کا علم نہ ہو خاموش رہو۔

* رات کو سونے سے پہلے استغفار کر کے سونا چاہیے نہ جانے یہ زندگی کی آخری رات ہو۔

* اچھا دوست وہ ہی ہوتا ہے جو آپ کی بُرائی آپ کے منہ پر کرے۔

* اپنا گمان ہمیشہ اچھا رکھو کیونکہ اللہ پاک گمان کے مطابق ہی فیصلہ کرتے ہیں۔۔

* برا وقت وہ شفاف آئینہ ہے جو بہت سے چہرے واضح کر دیتا ہے۔

* اگر خوش رہنا ہے تو دوسروں کو خوش کرنا سیکھو۔

* بدترین ہے وہ شخص جس کے ڈر کی وجہ سے لوگ اسکی عزت کریں۔

روضۂ رسول ﷺ کی حفاظت کا حیرت انگیز واقعہ

بنت عبدالکریم، کراچی

یہ ۵۵۷ھ کا زمانہ ہے، سردیوں کی ٹھٹھرتی رات ہے۔ عالم اسلام کے فرماں روا امیر المؤمنین سارا دن امور مملکت میں مصروفیت کے باعث شام چڑھے تھک چکے ہیں، رعایا بھی میٹھی نیند کی آغوش میں جاچکی ہے؛ مگر امیر المؤمنین شدید تکان اور تھکن سے چکنا چور ہونے کے باوجود اپنے پروردگار کی خوشنودی اور اُسے دن بھر کی روئیداد سنانے کے لیے مصلے پر سجدہ ریز ہیں۔ عبادت و مناجات سے فراغت کے بعد کچھ دیر اتباع سنت صلی اللہ علیہ وسلم میں آرام کرنے کے لیے لیٹے ہی ہیں کہ اچانک رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے، جو ایک مسلمان کے لیے ہفت اقلیم کی سلطنت سے بھی زیادہ حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو موت سے پہلے یہ دولت ضرور نصیب فرمائے۔ آمین

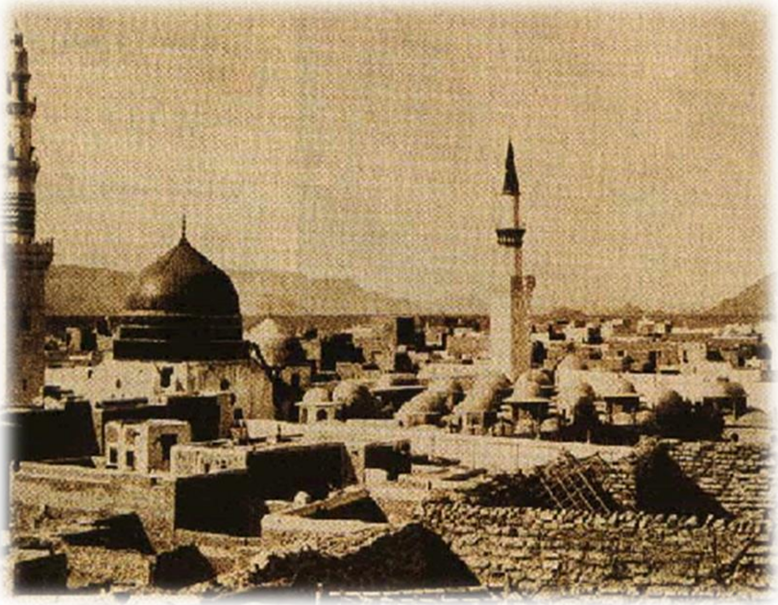

امیر المؤمنین پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مستفید ہو ہی رہے تھے کہ اسی دوران میں پیارے نبی کے ساتھ دو چہرے اور نظر آنے لگے، مگر یہ کیا ان پر تو نحوست کی پرچھائیاں بہت واضح تھیں۔ امیر المؤمنین حیرت میں ڈوب گئے کہ اتنے مکروہ اور ناپسندیدہ چہرے آخر کس کے ہیں؟ رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین کو متوجہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”مجھے ان دو شخصوں نے بہت ایذا دے رکھی ہے، جلد مجھے ان شیطانوں سے نجات دلاؤ!“

امیر المؤمنین گھبرائے ہوئے بیدار ہوجاتے

ہیں، نیا وضو کرکے اور دو رکعت نماز پڑھ کر واپس نیند کی وادیوں میں اُتر جاتے ہیں، کچھ ہی دیز گزرتی ہے کہ پھر وہی منظر آنکھوں کے سامنے گردش کرنے لگتا ہے۔ پھر گھبرائے ہوئے بیدار ہوتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور پھر آرام کے لیے لیٹ جاتے ہیں؛ مگر اب بھی وہی منظر آنکھوں کے گرد گھومنے لگتا ہے ۔ تین بار یہ حیرت انگیز واقعہ پیش آیا تو امیر المؤمنین کی پریشانی میں بے پناہ اضافہ ہو گیا۔

اب امیر المؤمنین اللہ کے سامنے خوب گڑگڑائے اور انتہائی رقت آمیز لہجہ میں بارگاہِ الٰہی میں التجا کرنے لگے کہ اے اللہ! یہ کون لوگ ہیں جنھوں نے میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچائی ہے اور اس خواب کا کیا مطلب ہے، آخر یہ کیا ماجرا ہے ؟ اے اللہ! مجھ بے بس اور لاچار کی مکمل دستگیری فرما کہ اسلامی دنیا کا بار (بوجھ) میرے کندھوں پر ہے، بیشک اس خواب نے مجھے ایک سخت آزمائش میں ڈال دیا ہے؛ لیکن اے اللہ! تو میری راہنمائی کرے تو ان شاء اللہ مجھے اس آزمائش میں سرخ روئی نصیب ہو گی، اے اللہ! مجھے اس معاملے میں کامیابی اور کامرانی نصیب فرما!

ان دل سوز فریادوں کے بعد امیر المؤمنین نے اپنے انتہائی دانا اور زیرک وزیر جمال الدین موصلی کو فوراً دربارِ خلافت میں طلب کر لیا۔ امیر المؤمنین کے چہرے پر پریشانی کے آثار اُنھوں نے حاضر ہوتے ہی بھانپ لیے، اور امیر المؤمنین کی پریشانی دیکھ کر ان کے چہرے کا بھی رنگ اڑ گیا، دھڑکتے دل اور لڑکھتی زبان کے ساتھ دریافت کیا، عالم پناہ! کیا ماجرا ہے، کیوں اس قدر غم زدہ اور افسردہ ہیں؟

امیر المؤمنین نے اپنی شب بیتی سنائی اور انتہائی پریشانی سے اپنے اس عقل مند وزیر سے کہا، مجھے کوئی مشورہ دو کہ اب میں کیا کروں؟ اس لیے کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا بار بار خواب میں آنا اور ہر بار ایک ہی بات فرمانا کہ مجھے ان دو شخصوں سے نجات دلاؤ! کوئی معمولی بات نہیں ہے، یہ کسی بڑے خطرے اور اسلام کے خلاف کسی بڑی سازش کی طرف الہامی اشارات ہیں۔

جمال الدین موصلی نے کچھ دیر ٹھہر کر کہا کہ عالم پناہ! لگتا ہے مدینہ منورہ میں کوئی اہم واقعہ ہونے والا ہے، ہمیں بغیر کسی تاخیر کے فوراً از خود مدینہ منورہ حاضر ہو جانا چاہیے۔ اس مشورے کے ساتھ ہی امیر المؤمنین نے ہنگامی بنیادوں پر مدینہ منورہ روانگی کی منادی کروادی اور دمشق کے تیس نامور اور جہاں دیدہ قسم کے افراد پر مشتمل ایک قافلے کی ہمراہی میں انتہائی سبک رفتار سواریوں پر مدینہ منورہ کی جانب چل پڑے اور تقریباً سولہ روز کی مسافت کے بعد آپ مدینہ منورہ کی پرنور فضاؤں میں پہنچ گئے۔

مدینہ طیبہ میں روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک حجرے میں مغربی ملک سے آئے ہوئے دو مہمانوں کی رہائش ہے، لوگوں میں ان کی بڑی شہرت ہے اور نیک نامی سے لوگ ان کا ذکر کرتے ہیں؛ کیوں کہ انھوں نے مدینہ منورہ حاضر ہونے کے بعد اسی حجرے کو اپنا مسکن بنایا ہوا ہے ، ان کی عبادت اور زہد وورع کے سارے مدینے میں خوب

چرچے ہیں، چھوٹا بڑا، مرد و عورت، جوان و بوڑھا ہر کوئی ان مغربی مہمانوں کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ سوائے نماز اور روضۂ اقدس اور جنت البقیع کی زیارت کے اور کسی بھی کام کے لیے یہ اپنے حجرے سے باہر نہیں نکلتے۔ نیز ان کی سخاوت اور صدقہ و خیرات سے نہ صرف مدینہ منورہ کے لوگ فیض اٹھا رہے ہیں؛ بلکہ اطراف کے دور دراز علاقوں میں بھی ان کی سخاوت سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لوگ ان مغربی مہمانوں کی عبادتوں، ریاضتوں اور سخاوتوں سے بے حد متاثر ہیں کہ ہم نبیِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں رہ کر بھی اتنی عبادت نہ کر سکے اور مغرب کے ان مہمانوں نے ایسی مثال قائم کر دی جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔

مدینہ منورہ کے گورنر نے ایک بڑے لاؤ لشکر اور استقبالی ہجوم کے ہمراہ امیر المؤمنین کی مدینہ منورہ آمد پر شہر سے باہر نکل کر انتہائی شان دار اور والہانہ عقیدت کے ساتھ استقبال کیا۔ امیر المؤمنین نے رسمی گفتگو کے بعد گورنر کو اپنی آمد اور حاضری کے مقصد سے آگاہ کیا۔ امیر المؤمنین نے اپنے تیس رکنی وفد کے ہمراہ گورنر اور مدینہ منورہ کے معزز افراد سے باہمی مشاورت کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ خواب میں جن دو شخصوں کو دکھایا گیا ہے اُن تک رسائی کا طریقہ یہ ہے کہ مدینہ کے ہر ہر فرد کو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، بوڑھا ہو یا جوان، مرد ہو یا عورت، ہر کسی کو شاہی دعوت نامہ دیا جائے کہ امیر المؤمنین دارالخلافہ سے روضۂ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے تشریف لائے ہیں، زیارت کے بعد تمام اہلِ مدینہ کی امیر المؤمنین کی طرف سے ایک پر تکلف ضیافت کا اہتمام کیا گیا ہے، جس میں بعد ازاں امیر المؤمنین خود اپنے ہاتھ سے ہر ایک کو ہدایا اور تحائف تقسیم کریں گے، لہٰذا اس دعوت میں مدینہ منورہ کا ہر فرد اپنی حاضری کو یقینی بنائے۔

امیر المؤمنین زیارت روضۂ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے فارغ ہونے کے بعد شاہی مہمان خانے میں تشریف لائے، جہاں پہلے سے سب اہلِ مدینہ باادب تشریف رکھتے تھے، طعام کا سلسلہ شروع ہوا، پھر ہدایا اور تحائف کی تقسیم کا مرحلہ آیا، ہر ہر شخص کو امیر المؤمنین نے خود اپنے دست مبارک سے ہدیے دیے اور ہر ایک کو خوب غور سے دیکھنے لگے، تمام باشندگانِ مدینہ ہدایا لے کر فارغ ہو گئے؛ مگر وہ دو چہرے نہیں دکھائی دیے جن کے لیے یہ سارا انتظام کیا گیا تھا۔

امیر المؤمنین بے حد پریشان ہو گئے، گورنر سے کہا کہ کیا اور کوئی باقی تو نہیں رہ گیا، کیا سب ہی نے شرکت کی ہے؟ گورنر نے کہا کہ سوائے دو آدمیوں کے باقی سب ہی نے شرکت کی ہے۔ دو بزرگ ہیں جو عبادت گزار ہونے کے ساتھ گوشہ نشین بھی ہیں، مالدار بھی ہیں؛ اس لیے عام طور پر نہ کسی سے ملتے جلتے ہیں اور نہ ہی کسی کی دعوت پہ جاتے ہیں، اسی وجہ سے ہم نے بھی اُنھیں اس شاہی دعوت میں مدعو نہیں کیا کہ کہیں اُن کی عبادت میں خلل واقع نہ ہو جائے۔

امیر المؤمنین کا پارہ چڑھ گیا کہ جب کہا گیا تھا کہ کوئی باشندہ باقی نہ چھوڑا جائے تو اُنھیں کیوں یہاں مدعو نہیں کیا گیا۔ گورنر نے حکم کی تعمیل میں فوراً اُنھیں بھی ایوان میں بلوا بھیجا اور امیر المؤمنین سے اُنھیں ملوایا۔ امیر المؤمنین کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ خواب میں اُنھوں نے جن دو چہروں کو دیکھا تھا وہ منحوس اور مکروہ چہرے انہی دو آدمیوں کے تھے۔

امیر المؤمنین نے اُن سے دریافت کیا کہ تم کون لوگ ہو اور یہاں کیا کر رہے ہو؟ اُنھوں نے کہا کہ ہم دیارِ مغرب کے باشندے ہیں اور حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد یہاں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوئے، بس تب سے یہاں کی پرنور فضاؤں کا چھوڑنا ہمارے لیے مشکل ہو گیا ہے۔ امیر المؤمنین نے سختی سے کہا کہ یہ سفید جھوٹ ہے، جو اصل حقیقت ہے اُس سے آگاہ کرو ورنہ سنگین نتائج کے لیے تیار ہو جاؤ! یہ دونوں گھبرا گئے اور اسی گھبراہٹ میں اپنے دل کی اصل حقیقت سے مطلع کر دیا کہ در حقیقت ہم دونوں یہودی ہیں اور ہمیں ایک اہم مشن کے لیے یہاں بھیجا گیا ہے اور وہ سازش انتہائی بھیانک ہے کہ کسی طرح ہم تمھارے رسول (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا جسم اطہر اُن کے روضہ سے نکال کر مشن پر روانہ کرنے والی اسلام مخالف کفریہ طاقتوں تک پہنچا دیں، جب مسلمانوں کی عقیدتوں اور محبتوں کے مرکز میں اُن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں ہوں گے تو مسلمانوں کی ہمتیں اور حوصلے پست ہو جائیں گے، پھر عالمِ اسلام کو شکست دینا کوئی مشکل کام نہیں رہے گا؛ چناں چہ ہم جسمِ اطہر کو چوری کرنے کے لیے آئے ہیں۔

ایوان میں موجود تمام افراد کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور سب دنگ رہ گئے کہ مدینہ منورہ میں اتنی بھیانک اور خوفناک سازش کی اتنے عرصے سے تیاری ہو رہی ہے اور مدینے کے لوگ اس سے بالکل غافل ہیں۔ امیر المؤمنین کے سامنے گورنر مدینہ اور معزز شہریوں کے سر شرمندگی سے جھک گئے اور امیر المؤمنین سمیت ہر فرد کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں کہ ہم خوابِ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور ہمارا دشمن ہمارے دین کی بنیادوں کی بیخ کنی میں اس قدر جری اور باہمت ہو گیا جو آج ہمیں اس ذلت کا سامنا کرنا پڑا، گو کہ اللہ تعالیٰ نے بروقت ہماری دستگیری فرما کر باطل قوتوں کے مذموم منصوبوں کو خاکستر کر دیا؛ لیکن اس سے ہمیں ایک بہت بڑا سبق بھی مل گیا کہ کافر اور باطل قوتوں سے کبھی بھی کسی بھی قسم کی خیر کی توقع رکھنا عبث ہے اور اُن سے غافل رہنا مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔

امیر المؤمنین اِن مکاروں کو لے کر اُن کے شیطانی حجرے میں داخل ہوئے اور ہر ہر چیز کا خوب باریکی سے جائزہ لیا؛ مگر کوئی خاص چیز دکھائی نہیں دی، بالآخر حجرے سے نکلتے ہوئے اپنے پاؤں کے نیچے پڑی ہوئی چٹائی کو ہٹایا تو سب کی آنکھیں کھل گئیں۔ نیچے ایک بڑا سوراخ نظر آیا جس میں ایک انسان آرام سے اُتر سکتا تھا، امیر المؤمنین اندر اُترے تو چونک گئے کہ نیچے تو بہت بڑی سرنگ ہے، آپ اندر چلتے

چلے گئے اور جب سرنگ کے کنارے پر پہنچے تو انگشت بدنداں دیکھتے ہی رہ گئے کہ اُس کا آخری سرا روضۂ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دیوار تک پہنچ چکا ہے، ایک دن بھی مزید تاخیر ہوتی تو دشمن اپنی سازش میں کامیاب ہوجاتے؛ بلکہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر المؤمنین کو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک بھی دکھائی دیے۔

امیر المؤمنین اندر سے آبدیدہ حال ت میں واپس ہوئے ا ور روضۂ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں اطراف میں سیسہ پلائی ہوئی فولادی اور آہنی دیواریں تعمیر کروائیں؛ تاکہ آئندہ کوئی خبیث الفطرت اس طرح کی غلیظ حرکت کرنے کی کوشش بھی کرے تو اُسے کامیابی حاصل نہ ہو۔ بعد ازاں اُن دونوں نام نہاد بزرگوں کو جو یہودی اور شیطان تھے ، ایسی عبرت ناک سزائیں دے کر جہنم رسید کروادیا کہ آئندہ کوئی بھی ایسے ناپاک اقدام کا تصور بھی نہ کرے۔

معزز قارئین! کیا آپ جانتے ہیں کہ روضۂ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور جسم اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی عظیم ترین سعادت حاصل کرنے والے مسلمانوں کے یہ امیر المؤمنین کون تھے؟ یہ امیر المؤمنین حضرت "نورالدین زنگی" رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُلفت، عقیدت، محبت اور اُن کی مکمل اطاعت نصیب فرمائے!

(آمی

بچوں کے نفسیاتی مسائل

عائشہ صدیقۃ الکبریٰ۔ راولپنڈی کینٹ

بچے جہاں والدین کے لیے باعث مسرت ہوتے ہیں وہیں ان کے مسائل والدین کو پریشانیوں کے گرداب میں پھنسا دیتے ہیں اور بچوں کی محبت میں گم والدین رہنمائی کے اصولوں کو محبت اور دوستی میں ضم کر دیتے ہیں اور اس چکر میں بچوں کی صحیح تربیت ممکن نہیں ہو پاتی اور وہ اپنے صحیح مدار سے ہٹ جاتے ہیں۔ اس میں شک وشبے کی گنجائش نہیں کہ بچوں کے نفسیاتی مسائل میں زیادہ حصہ والدین کا عطا کردہ ہوتا ہے۔ دیکھا جاتا ہے بچے ضدی ہو جاتے ہیں۔ غصہ کرتے ہیں محفلوں سے یا لوگوں سے گھبراتے ہیں اکثر خاموش رہتے ہیں۔ روتے ہیں۔ والدین پر عدم اعتماد ظاہر کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو کمتر سمجھتے ہیں۔ مایوسی کے بھنور میں ڈوب جاتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں خواب میں ڈر جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان سب اور ان سے ملتے جلتے سب مسائل کا حل مشکل ہر گز نہیں لیکن محنت طلب ضرور ہے۔

آپ کے بچے میں خود اعتمادی پیدا ہو سکتی ہے اگر آپ ہر اچھے کام پر اس کی حوصلہ افزائی کریں۔۔۔ شاباش اور انعام دیں۔ بچے پر اعتماد کریں اور ہر وقت کے۔ پہرے نہ لگائیں بچے غلطیاں کریں گے تو سیکھیں گے۔ غلطیاں کرنے پر اگر آپ چیخیں، چلائیں گے تو بچہ خود کو اکیلا اور بکھرا ہوا محسوس کرے گا۔ جن باتوں کی بچوں کو تعلیم دیں ان پہ خود بھی عمل کریں۔ بچے کو جنوں، بھوتوں کی کہانیاں سنائیں گے یا کسی اور چیز سے ڈرائیں گے تو لامحالہ طور پر آپ اس کی ایک بزدل شخصیت بنا رہے ہیں۔ اس لیے بہت ضرورت ہے کہ آپ اسے بہادر لوگوں کی باتیں سنا کے ایک مضبوط انسان بنائیں۔ دوسری خصوصاً مہمانوں اور بچے کے دوستوں کے

ساتھ اس کے ساتھ مار پیٹ نہ کریں اور غلطیوں پر نہ ٹوکیں، اس سے وہ آپ سے بد ظن ہو گا۔ بلکہ اکیلے میں پیار سے مثالوں کے ذریعے اپنی بات سمجھائیں۔ دوسروں کے سامنے بچے کی تعریف کرنے سے وہ آپ پر فخر کرے گا اور اس کی خود اعتمادی میں اضافہ ہو گا۔ بچے کو کھیلنے کودنے سے نہ روکیں البتہ کھیل کود کو مخصوص وقت مقرر کردیں اور کوشش کریں کہ ان کی تفریح ٹی وی، کمپیوٹر سے نہ ہو، بچے کو چیزیں وقف کرنے کے ساتھ ساتھ شیئرنگ کی عادت ڈالیں اس سے اس میں وسعتِ قلبی پیدا ہو گی۔ بچوں سے ایسے بات نہ کریں کہ "جب میں تمہاری عمر کا تھا تو۔۔۔" کیوں کہ ہر دور کی اپنی ضروریات ہوتی ہیں اور ہر بندہ مختلف صلاحیتوں کا مالک ہوتا ہے۔ بچوں کے سوال فضول سہی لیکن ان کا تسلی بخش جواب ضرور دیں۔ ان کی بات کو ادھورا نہ چھوڑیں اس سے ان میں طمانیت پیدا ہو گی۔ بچے کو خواہشات اور ضروریات کا فرق سمجھائیں۔ بے جا خواہشات پوری کر کے آپ اس کو مستقبل میں ضدی، ہٹ دھرم اور باغی بچہ پائیں گے۔ لڑکا، لڑکی میں تفریق کرنے سے آپ ان میں مطلب بہن بھائیوں میں فاصلہ پیدا کریں گے اور بچیوں کو احساس کمتری میں مبتلا کریں گے اور بچے بھی احساسِ برتری میں مبتلا ہو کے اپنی من مانیاں کریں گے۔ بچے پر تنقید نرم الفاظ میں اور آہستہ لہجے میں کریں مگر تعریف زور دار اور بلند الفاظ کے ساتھ۔ بچوں کے ہاتھ سے کوئی نقصان وغیرہ مثلاً گلاس، پلیٹ گر کر ٹوٹ جائیں تو صبر کا مظاہرہ

کریں اور پیار سے سمجھادیں۔ یاد رکھیں والدین کے آپس کے جھگڑوں سے متاثر ہونے والا پہلا شخص آپ کا بچہ ہے۔ بچے پھول کی مانند ہوتے ہیں اور مثلِ گل سختی سے پیش آنے

پر پھر کبھی نہ جڑنے کے لیے ٹوٹ کے بکھر جاتے ہیں۔ بچوں کے دماغ بھی کورے کاغذ کی مانند۔۔۔ ہر بات نقش ہو جانے کے لیے۔۔۔ سو احتیاط علاج سے بہر حال بہتر!

جلد کی حفاظت کریں

آپی فائزہ بشیر

جلد ہمارے جسم کا اہم ترین حصہ ہے۔ جلد میں کسی قدر نمی ہوتی ہے یہ جلد کی توانائی کے لیے ضروری ہے۔

اگر ہم انہیں متوازن غذا پہنچاتے رہیں تو ہمارا نظام بدن ٹھیک اصول صحت کے مطابق چلتا رہے گا لیکن اب اس جلد کی حفاظت کیسے کی جائے؟

جلد کی حفاظت کا پہلا اصول یہ ہے کہ جلد کو کم سے کم چھیڑا جائے اور اس کی صفائی کی جائے۔ آپ کی جلد خشک ہے تو ایسا صابن استعمال کریں جن میں گلیسرین زیادہ ہو تا کہ جلد کو چکنائی مل سکے۔صابن کو جھاگ بناکر چہرے پہ نہیں ملنا چاہیے اس سے جلد متاثر ہوتی ہے۔جو لوگ پانچ وقت وضو کرتے ہیں ان کی جلد صاف رہتی ہے۔

اپنی غذا میں شہد انڈے سبزی پھل شامل کریں صرف گوشت کھانے سے صحت نہیں بنتی۔

اسی طرح بے جا دھوپ سے بچنا چاہیے۔ بغیر چھنے آٹے کی روٹی غذا میں شامل کریں گھی کا استعمال کم کریں۔

مچھلی بھی جلد کے لئے اچھی چیز ہے جو لوگ سردی میں مچھلی کھاتے ہیں ان کی جلد چمک دار رہتی ہے۔

حساس اور خشک جلد کے لیے زیتون کا تیل بہت مفید ہے۔اس کا ہلکا مساج آنکھوں کے حصے کو چھوڑ کر کرنے سے جلد میں چمک آجاتی ہے۔

کھیرے کے بالکل باریک ٹکڑے کاٹ کر آنکھوں پر رکھ لیا کریں اور جب وہ خشک ہو جائیں تو انہیں ہٹادیں اس سے حلقے ختم ہو جاتے ہیں۔

منہ دھونے کے لیے سادہ پانی یا ٹھنڈا پانی استعمال کریں سردیوں میں کیونکہ گرم یا نیم گرم پانی جلد کی چکنائی کو ختم کر دیتا ہے۔

انار روز ایک اکیس دن کھانے سے جسم میں سے خون کی کمی دور ہوتی ہے اور چہرے ہر سرخی اور چمک آجاتی ہے۔

خشک جلد کے لئے دودھ اور شہد کا محلول بنا کر اس میں پسے ہوئے بادام شامل کر کے لیپ تیار کریں یہ لیپ چہرے پر آدھا گھنٹہ لگا رہنے دیں اس لیپ سے جلد چکنی اور نرم ہو جاتی ہے۔

چہرے کی رنگت صاف کرنے کے لیے پودینہ کو پانی میں ابال کر ٹھنڈا کر کے صبح نہار منہ ایک چوتھائی کپ پینے سے دانے

بھی کم ہو جاتے ہیں اور رنگت بھی صاف ہو جاتی ہے۔
چہرے پر جھائیاں وٹامن بی اور آئرن کی کمی وجہ سے نمودار ہوتی ہیں۔ جس کا علاج ممکن ہے ذرا سی توجہ سے ہم انہیں ختم کر سکتے ہیں۔ ان کیلئے پھل ، اور دودھ بہت مفید ہیں اور متوازن غذا کا استعمال بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ پانی کا زیادہ استعمال صحت کیلئے نہ صرف ضروری ہے بلکہ چہرے کو شاداب رکھنے میں بھی اہم ہے۔
صبح ناشتے سے قبل ایک گلاس نیم گرم پانی میں ایک عدد لیموں کا رس ملا کر پینے سے چہرے پر جھائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ رنگت نکھرتی ہے اور معدہ ٹھیک کام کرتا ہے۔
سونف کو رات بھر گرم پانی میں بھگو کر رکھیں صبح نہار منہ شہد ملا کر ڈیڑھ ماہ تک استعمال کریں چہرے سے جھائیاں ختم ہو جائیں گی۔ چہرے کی چمک کے لیے بھینس کے دودھ میں بادام خوب باریک پیس لیں رات سوتے وقت پورے چہرے پہ ملیے صبح اٹھ کے منہ دھو لیں اس سے چہرے میں چمک پیدا ہو گی اور رنگ بھی صاف ہو جائے گا۔

فاطمۃ الزاھراء

کلاسک کافی

طبی ماہرین مختلف بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لئے خوراک اور ورزش پر انحصار کرنے کا مشورہ دیتے ہے۔اس ضمن میں دنیا بھر میں جاری تحقیقات کا سلسلہ بتاتا ہے کہ عام طور پر مضر صحت سمجھی جانے والی "کافی "کا استعمال کئی بیماریوں سے محفوظ رکھنے کا سبب ہے۔اسوجہ سے کافی پینے والوں کو اپنی عادت کے پختہ رکھنے اور جڑے رہنے کا ایک نیا و دلچسپ بہانہ مل گیا۔تو جانیے کیا فوائد ہیں :

- گردے میں پتھری کا خطرہ کم کرتی ہے
- دمہ اور سر درد کو بھتر کرتی ہے
- جگر کی بیماریوں سے محفوظ کرتی ہے۔
- یاداشت کو بہتر بناتی ہے۔
- ذھنی دباؤ کم کرتی ہے۔
- سرطان سے محفوظ کرتی ہے۔

اجزاء:

چینی حسب ذائقہ

کافی 2 کھانے کے چمچ

دودھ 3 کپ

کوکو پاوڈر 2 کھانے کے چمچ

ڈبل کریم آدھا کپ

ترکیب:

پہلے دودھ میں کوکو پاڈر ڈال کر پکائیں

اب ایک کپ میں کافی ڈال کر خوب اچھی طرح پھینٹ لیں۔ جب وہ لائٹ گولڈن براؤن ہو جائے تو اسے کپ میں ڈال کر اوپر گرم گرم دودھ انڈیل لیں۔ آخر میں ڈبل کریم ڈال کر اوپر سے پسی کافی ڈال کر فوراپیش کر کے سردی کو انجوائے کریں۔

درس قرآن ڈاٹ کام کے مفید لنکس

1. حقیقی سنتوں کا اہتمام:

مولانا طارق جمیل صاحب کا پر اثر بیان سننے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پہ کلک کریں

http://www.darsequran.com/index.php/bayanat/tariq-jameel

2. جسمانی صحت کے لئے اکسیر نسخہ:

بیان: مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی

مکمل بیان سننے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پہ کلک کریں

http://www.darsequran.com/index.php/bayanat/peer-zulfiqar

3. حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت:

بیان: مفتی تقی عثمانی صاحب

مکمل بیان سننے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پہ کلک کریں:

http://www.darsequran.com/index.php/bayanat/mufti-taqi-usmani

4. زندگی سلامت کیسے رہے؟

بیان: مولانا عبد الستار صاحب

مکمل بیان سننے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پہ کلک کریں:

http://www.darsequran.com/index.php/sunday-bayan-maulana-abdul-sattar-sahib

5. تفسیر قرآن سورۃ الاحزاب:

مفتی محمود اشرف عثمانی

تفسیر سننے کے لئے درج ذیل لنک پہ کلک کریں:

http://www.darsequran.com/index.php/quran-section/tafseer-e-quran-mufti-mahmood-ashraf-usmani

6. خوبصورت زندگی کا فیصلہ

بیان: جنید جمشید شہید رحمہ اللہ

مکمل بیان سننے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پہ کلک کریں:

https://m.facebook.com/story.php?story_fbid=1531628806852447&id=118526254829383

7. وقت کی قدر کریں

بیان: حافظ عبد القادر

مکمل بیان سننے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پہ کلک کریں:

https://m.facebook.com/story.php?story_fbid=1592785804070080&id=118526254829383

8. عافیہ قوم کا بہت قیمتی سرمایہ ہے!

والدہ عافیہ صدیقی

مکمل بیان سننے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پہ کلک کریں:

https://youtu.be/_yv1kgbY12g

9. حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسب نسب

بیان: مولانا طارق جمیل صاحب

مکمل بیان سننے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پہ کلک کریں:

https://youtu.be/9ISA5fmYiNE

کامیاب زندگی کامیاب آخرت

رویّے

www.darsequran.com

ہر دل دکھی اور ہر نفس غمزدہ ہے۔ پورا ملک سوگوار ہے۔ دھماکوں اور بد امنی کی صورتحال میں ہم میں سے ہر ایک کو اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہے۔ وہ ذمہ داری پاکستان سے محبت اور پاکستان کے لیے نظم و ضبط، ایمانداری اور محنت سے کام کرنے کی ذمہ داری ہے۔ یہ صرف میرا پاکستان نہیں ہے بلکہ میرے آباواجداد کا خون اس زمین میں دفن ہے۔یہ میری آنے والی نسلوں کی سرزمین ہے۔ میں نے اور آپ نے مل جل کر، ہر تفریق سے ماورا ہو کر دشمن کا مقابلہ کرنا ہے۔

الحمدللہ!

(2003 تا 2017)

14سال سے درسِ قرآن ڈاٹ کام مصروف عمل

سوشل میڈیا

کے 10 بڑے ذرائع پر اللہ کا پیغام

اللہ کے بندوں تک پہنچانے کی سعادت

2003 درس قرآن ڈاٹ کام ویب سائیٹ نے دنیا کی پہلی بڑی اسلامی اردو آڈیو ویب سائیٹ ہونے کا اعزاز حاصل کیا اور اس نے علم کے میدان میں ایک نیا رجحان متعارف کروایا جس سے سینکڑوں اسلامی ویب سائیٹس نے رہنمائی حاصل کی ہے اور الحمدللہ درس قرآن ڈاٹ کام کو 100 سے زائد علماء کرام کی سرپرستی حاصل رہی ہے۔

www.darsequran.com

ویب سائیٹ

6 لاکھ سے زائد Likes کی بدولت لاکھوں ناظرین اس پیج سے اصلاحی ویڈیو شارٹ کلپس، قرآن وسنت کی تعلیمات پر مشتمل پوسٹس، دعائیں، اصلاحی واخلاقی تحریریں، کہانیاں، اسلامی معلومات وخبروں سے مستفیض ہوتے ہیں۔کیا آپ نے اس پیج کو Like کیا ہے؟ نہیں!!! تو پھر ابھی Like کیجیے۔

/darsequran1
/darsequranlive

فیس بک پیج

دنیا کے سرفہرست اردو اسلامک چینل میں شامل اس یوٹیوب کے چینل پر ہمارے سبسکرائبرز 1 لاکھ اور الحمدللہ تین کروڑ سے زائد درسِ قرآن ڈاٹ کام کی جانب سے اپ لوڈ شدہ ویڈیوز دیکھی گئیں۔

/darsequran1

یوٹیوب چینل

الحمدللہ واٹس ایپ کی دنیا میں درس قرآن ڈاٹ کام نے سب سے پہلے اسلامک ویڈیو شارٹ کلپس سروس متعارف کروائی جس میں پچھلے 4 سال میں اب تک دنیا بھر سے تقریباً 3 لاکھ موبائل نمبرز رجسٹر ہوئے ہیں۔ جو گھر بیٹھے اصلاحی و دینی ہائی کوالٹی ویڈیوز اور اسلامی پوسٹس حاصل کرتے ہیں۔ اپنے موبائل فون میں رجسٹریشن کے لئے اس نمبر پر میسج کریں 923102400043+

+923102400043

واٹس ایپ

درس قرآن ڈاٹ کام کا ٹیلی گرام پر بھی چینل موجود ہے آپ کی آسانی کے لئے درس قرآن ڈاٹ کام نے ویڈیوز اور اسلامی پوسٹس کے لئے الگ الگ چینل متعارف کرائیں ہیں۔

/darsequran1
/darsequran11

ٹیلی گرام چینل

اس کے علاوہ درس قرآن ڈاٹ کام ڈیلی موشن /darsequran1، ٹویٹر /darsequran، گوگل پلس /darsequran1، انسٹاگرام /darsequran1 پر بھی موجود ہے۔

Android پلے اسٹور پر ہماری ایپس ڈاونلوڈ کیجیے: Mera Pakistan, Darsequran, Hamd o Naat

ANDROID APP ON Google play

* خواتین اور بچوں کے لیے *

بچوں کے لیے ویب کہانی www.darsequran.com/wk | خواتین کے لیے پیام حیاء ای میگزین www.darsequran.com/haya

www.darsequran.com